عورت اور آزادی

الحَیاءُ شُعبَۃٌ مِّنَ الاِیمَانِ (الحدیث)

''حیا ایمان کا ایک درجہ ہے''

عورت اور آزادی

مصنف

غلام مصطفیٰ قادری رضوی

مدرسہ مدینۃ العلوم، پھول پورہ، باسنی۔ ضلع ناگور (راجستھان)

تقدیم

ماہر رضویات علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب برکاتی دام ظلہ

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ میمن واڈ پور بندر گجرات

جملہ حقوق بحق ناشر و مصنف محفوظ

کتاب	:	عورت اور آزادی
مصنف	:	غلام مصطفیٰ قادری رضوی باسنوی
ناشر	:	مرکز اہلسنت برکاتِ رضا، پور بندر، گجرات۔
سن اشاعت	:	۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء
قیمت	:	

ملنے کے پتے

فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

شرف انتساب

اس عظیم المرتبت خاتون اسلام کے نام...

جو ـــــــــــ رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی اور پیاری شہزادی ہیں۔

جو ـــــــــــ عظمت وشوکت کی عظیم چوٹی پر فائز ہیں۔

جسکی ـــــــــــ شرم وحیااور پابندئ پردہ کا یہ عالم تھا کہ چانداور سورج نے بھی سیدہ کو ننگے سر نہیں دیکھا۔

جن کے بارے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ اور جو مجھے تکلیف دیتا ہے وہ خدا کو تکلیف دیتا ہے۔ جن کے بارے میں محدث بریلوی، عاشق صادق، امام احمد رضا خاں قادری کیا خوب فرماتے ہیں:

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی
زہراء ہے کلی جسمیں حسین اور حسن پھول

یعنی

شہزادئ تاجدار کونین، ملکۂ سلطنت عفت وعصمت، پیکر شرم وحیا، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ، نیرّہ، منیرہ، سیدہ فاطمۃ الزہراء خاتون جنت رضی اللہ عنہا۔ گر قبول افتد زہے عزّ وشرف

خاکپائے علماوصلحاء

غلام مصطفٰے قادری رضوی عفی عنہ

ابن محمد سردار منڈل، باسنی

تقدیم جلیل

ماہر رضویات، مناظر اہل سنت، حضرت، علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب، قبلہ، برکاتی

(مرکز اہل سنت برکات رضا۔ پور بندر، گجرات)

گردش ایام یا شامت اعمال نے آج مسلمانوں کو جس خطرناک موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے، وہ کون سی آنکھ ہوگی جو ہماری زبوں حالی اور ذلت و رسوائی پر آنسو نہ بہاتی ہو۔ مسلمانوں کی ذلت و رسوائی، حقارت و ہتک، خوارگی، بدنامی، بے عزتی، ومحرومی کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، کیا کل بھی مسلمانوں کے احوال وکوائف یہی تھے جو آج ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں، انگریزی تہذیب وتمدن ایک فتنہ بار گھٹا بن کر افق عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ اور اکثر ممالک میں یورپی تہذیب ایک فتنہ اور اجتماعی ومعاشرتی مفاسد وشرور کی آگ لگی ہوئی ہے، یوں لگتا ہے کہ یہ شرور وفتن کی لو پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور دنیا سے امن وامان، چین وسکون، عزت وآبرو، عصمت وعفت کے تاج محل کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔

آہ..................!! ایک وہ اسلامی اقبال کا زمانہ تھا کہ مسلمان حیاء وحمیت کے صحیح مذہب ومسلک پر چلتے تھے، حتی کہ ایک غیور مسلمان خاتون کے سر کے بالوں پر ایک نامحرم کی نظر تک نہیں پڑ سکتی تھی اور آج قومی ادبار کا زمانہ ہے کہ ان اقوام کی رسم وعادت کی تقلید کو مایۂ فخر ومباہات سمجھا جاتا ہے، جن کے نزدیک شرم وحیاء کا مفہوم نہیں۔ غرض عورتیں اجنبی مردوں کے ساتھ تخلیہ (تنہائی) میں ملنا، بات چیت کرنا، ہاتھ ملانا، خط وکتابت کرنا، ان کے ساتھ ناچنا، شریک سفر ہونا، اور ان کے سامنے نہ صرف ہاتھ پاؤں اور چہرہ بلکہ سینہ اور پنڈلی تک برہنہ رکھنا جائز سمجھتی

ہیں۔

یہ افسوس ناک اورالم انگیز حالات ہیں،جن کی وجہ سے مسلمان مصائب وآلام کی طرف رواں دواں ہیں۔جب تک مسلمان اسلامی آداب واطوار سے سختی کے ساتھ متمسک تھے،اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پرعمل پیرا تھے،اسلامی قوانین کے آگے اپنی گردنوں کو جھکائے ہوئے تھے،توفتح وکامرانی،عزت وآبرو ان کے گھر کی کنیز تھی اور جب مسلمانوں نے اپنے طریقہ اسلامی کوترک کردیا،اپنے پیغمبر کی ہدایات کوچھوڑ کر یہود ونصاریٰ اور دشمنان اسلام کے اطوار کو گلے لگایا،تو آج دربدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بن کررہ گئی ہیں۔

آج دشمنان اسلام نے عورت کو جوخلاف فطرت آزادی دے رکھی ہے اوراس کا بے نقاب وحجاب سیروتفریح،مردوں کے ساتھ مصاحبت ومکالمت،مصافحہ ومعانقہ کو جائز کررکھا ہے دراصل اس میں عورت کی تنقیص شان ہے،عورت کی زینت وعزت اسی میں ہے کہ وہ چھپا کررکھی جائے،کیونکہ قیمتی اورنایاب چیزکومخفی ہی رکھا جاتا ہے۔

کتاب وسنت کی روشنی میں اسلام نے اتنا جامع ومکمل نظام حیات دنیاکے سامنے پیش کیا ہے کہ پاکیزہ انسانی معاشرہ کی تشکیل میں اس سے بہترکسی دوسرے نظام کاتصوربھی نہیں کیا جاسکتا،اسلام نے مردوں اورعورتوں کے بیجا میل جول کوممنوع قراردے کرایک حدتک پردے کاحکم دیا جو عزت وعصمت کا ضامن اورمعاشرتی وتمدنی امن کا کفیل ہے،جن مذاہب میں پردہ نہیں ہے ان میں عورت کے ساتھ جوناز یباحرکات کی جاتی ہیں وہ نہ گفتہ بہ ہیں،جن قوموں میں پردہ نہیں یا جو قومیں پردے کی پابندنہیں ہیں اورمردوں،عورتوں کے کھلم کھلا میل ملاپ کوصحیح سمجھتی ہیں،مسلمانوں کوان کی حالت سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔مرداورعورت خواہ کسی بھی قوم کے ہوں ان کاتخلیہ میں ملنا

ایسا ہے جیسے آگ اور بارود۔

آج یہ کہنا کہ یہ پردہ اس ترقی کے دور میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے بالکل غلط ہے۔ یہ تمام باتیں صرف یورپ کی طرز زندگی پر فریفتہ ہوجانے والوں کے مزاج کی ہیں، ورنہ حقیقت میں اسلامی پردہ ترقی کیلئے مانع نہیں۔ کیونکہ جب مسلمان تمام عالم میں عزت و برتری کے واحد مالک تھے، وہ ترقیات کی تمام منازل میں دنیا کی بڑی بڑی قوموں سے آگے تھے، اسلامی پردہ اس وقت سے رائج ومروج ہے، اس وقت بھی مسلم خواتین تعلیم یافتہ تھیں، وعظ وتقریر کہا کرتی تھیں، تلقین و ہدایت کے بھی فرائض انجام دیتی تھیں، اور یہ سب امور پس پردہ انجام پاتے تھے،

مسلم خواتین برقع ونقاب کے ساتھ جنگی مہمات میں حصہ بھی لیتی تھیں، اہل فوج کے لئے آب رسانی کا بندوبست اور زخم خوردہ لوگوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، پیادہ وسوار ہوکر تیغ زنی کرتی تھیں، مگر وہ حجاب کو ہر حالت میں لازم سمجھتی تھیں، اس وقت کے غیور اور باعزت مردوں کے دلوں میں بھی کبھی یہ سوال پیدا نہیں ہوا کہ پردہ ترقیات کی راہوں کے لئے رکاوٹ ہے اور نہ خود ان خواتین نے کبھی امراء المؤمنین کی خدمات میں یہ درخواستیں کیں کہ ہمیں پردہ سے نجات ملنی چاہئے۔

عورت کو جو درجات ومقامات اسلام نے دیئے وہ کسی مذہب میں نہیں، جس وقت عورت مردوں کے لئے بازیچۂ اطفال سمجھی جاتی تھی، شہوانی ونفسانی خواہشوں کا سامان، ظلم وستم اور قید و وبند کی زندگی سے دوچار تھیں، اہل عرب کے اخلاقی خصائل شرم وحیاء کی پابندیوں سے آزاد تھیں مرد وعورت کا آزادانہ اختلاط اور میل ملاپ تھا، عورتوں کے ساتھ عیش کرنا اور پھر مجلس میں اس پر فخریہ شعر کہنا معیوب ومکروہ نہیں سمجھا جاتا تھا، اسلام نے آتے ہی ان رزیل اخلاق عامہ کی کایا پلٹ

دی۔ان وسائل وذرائع کا استیصال کر دیا جو ناجائز اختلاطات کا باعث ہوتے تھے، بازاروں کو شر الاماکن (سب جگہوں میں بری جگہ) قرار دیا، مردوں کے ساتھ تشبہ کرنے والی عورتوں کو مستوجب لعنت بتایا، گھر سے باہر نکلنے والی عورتوں کے متعلق فرمایا کہ ''شیطان ان کی تاک میں بیٹھتا ہے'' نامحرم مرد وعورت کا ایک کمرہ میں تخلیہ حرام قرار دیا، عورتوں و مردوں سب کو نیچی نظر رکھنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو آزادی دی اور ان کے جو حقوق تھے، اسلام نے انہیں وہ حقوق دلائے، مگر افسوس کہ آج اسلام کو ظلم وستم کا ہدف بنایا جارہا ہے۔

اسلام نے بے حیائی سے عورت کو بچا کر کامل آزادی عطا کی کہ ایک مسلمان عورت مواضع زینت کو مستور کر کے اپنے کاروبار اور ضرورتوں کے لئے نکل سکتی ہے اور ہر قسم کے تمدنی ومعاشرتی کاموں میں شریک ہوسکتی ہے، لیکن اس کو یہ اجازت نہیں کہ وہ غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول رکھے۔ صاحب ثروت اور عفت مآب خواتین کو قطع نظر کر کے غیر مستطیع خواتین اگر نقاب وبرقع کے ساتھ مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے پیادہ بھی جائیں تو اسلامی پردہ کے ہرگز خلاف نہیں، جو گروہ جاہل مسلمانوں کا اس طریقہ کے خلاف ہے وہ تعلیم وہنر کا دشمن ہے، مسلمانوں کا ہر طبقہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، وہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر طرح مذہباً آزاد ہے۔ ہر مسلمان عورت کو شرعی پردہ کے ساتھ زیور ہنر سے اپنے آپ کو ایسا مزین کر لینا فرض ہے کہ وہ بوقت ضرورت شرافت وعصمت کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کر سکے، پردہ کے ساتھ دائرۂ نسوانیت کے اندر شوہر کی ہر معاونت اور قومی بلکہ ملی خدمت بھی انجام دے سکتی ہے۔

عزیزم مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی سلمہ القوی نے اس قومی وملی مرض کو صحیح طور پر

پہچانا اور موجودہ ذہنیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پند و نصائح کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے، جو ہماری ماؤں اور بہنوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ دو بہنوں کا مکالمہ کتبِ معتبرہ ومستندہ کے حوالوں سے مرتب کر کے ایک انوکھے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے، جو ان کے تفہیم و تسہیل کا پتہ دیتا ہے۔

عزیزم موصوف سے راقم الحروف کے بڑے گہرے مراسم ہیں۔ انکے دینی، قومی، ملی جذبات وخدمات کو دیکھ کر قلوب واذہان کے سکون وطمانیت کا سامان ہوتا ہے، مسلک اعلیٰ حضرت پر استحکام، تصلب فی السنہ اور ملی ہمدردی دیکھ کر بے پناہ خوشی ہوتی ہے، مولیٰ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، ان کے علم اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہماری ماؤں اور بہنوں کیلئے مفید سے مفید تر بنائے، آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور

خانقاہ رضویہ نوریہ بریلی شریف کا

ادنیٰ سوالی

عبدالستار ہمدانی، مصروفؔ، برکاتی، نوری

مورخہ: ۲۲/صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

مطابق: ۱۳/۱ پریل ۲۰۰۴ء

تقریظ جمیل

حضرت مولانا حافظ محمد اکبر صاحب رضوی

(خطیب وامام مدینہ مسجد باسنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دور حاضر اس لحاظ سے انتہائی سنگین اور پرفتن ہے کہ لوگ یورپ وامریکہ کے بے دین لوگوں کی کسوٹی پر اپنے تمام تر معاملات کو پرکھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں حالانکہ ان کی سوسائٹی الگ، ان کا طور طریقہ، رہن سہن الگ، ان کا لباس و پوشاک اور وضع قطع الگ۔

الحمدللہ ہم اللہ کے اس مقدس دین کے ماننے والے ہیں کہ جس کو ہمارے لئے اللہ نے پسند کیا ان الدین عند اللہ الاسلام جس میں ہمارے لئے دین و دنیا اور آخرت کی ہر طرح کی خیر و خوبیاں اور بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں جس دین کے ذریعے ہمیں شرافت و بزرگی ملی۔ جس دین کی تبلیغ واشاعت نے ہمیں اقوام عالم میں ایک ارفع واعلیٰ شان عطا کی۔ قرآن مجید نے ہمارا تعارف اس طرح کرایا ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (پ:۴، رکوع:۳) ”تم بہترین امت ہو ظاہر ہوئی لوگوں کے لئے بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو“۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج وہی عز و شرف کا تاج رکھنے والی قوم، جو دیگر قوموں کے لئے ہادی ورہنما بن کر ابھری تھی، اپنی ذمہ داریوں کو یکسر بھلا کر آج خود رشد و ہدایت کی حاجتمند ہے آج ہمارے بڑوں میں دینی سرپرستی کا جذبہ سرد پڑ چکا ہے۔ آج ہمارے جوانوں میں اشاعت

دین کا وہ ولولہ نہیں اور نہ ہمارے بچوں میں دین سیکھنے کا حوصلہ ہے اور ہماری بہنوں بچیوں کی حالت تو اور افسوس ناک حد تک شرم وحیا کی چادر اتار کر فیشن پرستی کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ دین اسلام کے قواعد وضوابط معلوم نہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ دینی معلومات کا ذریعہ نہیں اور یہ بھی نہیں کہ اچھائیاں اور برائیاں ہم پر منکشف نہیں۔ الحمدللہ دینی معلومات کا ذریعہ گھر گھر میں موجود ہے۔ علمائے کرام کے بیانات ریلے کرنا روزانہ کا معمول ہے۔ دینی مسائل کا خزانہ ہر روز انڈیلا جارہا ہے لیکن دینی فکر نہیں، دین حاصل کرنے کے لئے وقت نہیں، تمام تر کوششیں تو ظاہر پرستی اور فیشن کی نذر ہو رہی ہیں۔ ہدایت کرنے والے ہدایت کرتے رہیں، کون سنتا ہے علماء کو؟ کون سنتا ہے واعظین و ناصحین کے وعظ ونصیحت کو؟ لیکن بڑے حوصلہ مند ہیں علمائے کرام جو ہدایت ونصیحت کے ذریعہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کررہے ہیں۔ بڑے سعادت مند ہیں وہ مصنفین ومؤلفین جو اپنی تصنیف وتالیف کے ذریعے اچھائیوں اور برائیوں سے آگاہ کرنے کا حق ادا کررہے ہیں۔ دنیا سمجھے نہ سمجھے، اللہ کی بارگاہ میں ان کی بڑی قدر ومنزلت ہے، جن کے قلم کی روشنائی شہدائے کرام کے خون پر سبقت لے جائے گی۔

زیر نظر کتاب ''عورت اور آزادی'' عزیزی مولوی غلام مصطفیٰ قادری رضوی کی دوسری اشاعتی کاوش ہے۔ اس سے پہلے موصوف اسلامی بہنوں اور بچیوں کے لئے ایک بیش بہا کتاب ''نیک بیبیوں کی کہانی'' لکھ کر قدر دانوں سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جن کے لئے یہ تمام تر کاوشیں ہو رہی ہیں، وہ کہاں تک ان سے فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اس کتاب میں عزیزم مولوی غلام مصطفیٰ قادری رضوی سلمہٗ نے اپنے سوز دروں کو الفاظ کا جامہ پہنا کر اور اپنے درد کو کتاب کی شکل دے کر ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ ہماری بچیاں اپنے فکر و

تدبر کو اپنے خیالات ونظریات کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں، تاکہ ان کی کوکھ سے جنم لینے والی نسل سے کوئی تو نورالدین یا صلاح الدین پیدا ہو اور کوئی طارق ومحمود جنم لے کر اسلام کی شان کو دو بالا کر سکے۔

لیکن حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ ایک برائی سے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے تو مزید چار برائیاں سر اٹھا لیتی ہیں۔ انشاء اللہ دینی مجاہد برائیوں سے دفاع کراتے رہیں گے اور ان کی بیخ کنی کے لئے تن من دھن کی قربانیاں بھی پیش کریں گے لیکن بڑی خوفناک برائی مسلم بچیوں میں فیشن پرستی اور جدت پسندی اور آزادئ نسواں کی طرف رجحان ہے، جو حقیقت میں مسلم معاشرے کے لئے زہر قاتل ہے۔

شرم وحیا انسان کے لئے ایک فطری سرمایہ ہے۔ بے شرمی، بے حیائی، برہنگی نیم برہنگی کی ہر ادا اور ہر تحریک خواہ وہ امریکہ و یورپ سے پھوٹے یا براعظم ایشیاء کے ملکوں سے اٹھے، وہ وحشی وغیر مہذب قوموں کی پستی کا مظاہرہ ہے، جو آدمیت کو اس کے بلند مقام سے شیطانیت کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ آزادئ نسواں کی آڑ میں بے پردگی اور فیشن پرستی کو پروان چڑھانا ننگ انسانیت ہے اور ننگ آدمیت ہے۔

عزیزی مولوی غلام مصطفیٰ قادری سلمہ نے کتاب ہٰذا میں اسلامی بچیوں اور بہنوں میں سرایت ہونے والی ایک ایک برائی کے خدوخال اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کر کے نتیجۃً ان کی تمام خرابیوں سے آگاہ کیا ہے لہٰذا میری پرزور اپیل ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے اور اپنی حیات دنیوی کو اسلامی زندگی بنا کر اخروی زندگی کو تابناک بنانے کی فکر کی جائے۔

چونکہ ہمارے آقا و مولیٰ ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے فرمان کا مفہوم ہے کہ ’’ دوزخیوں میں عورتوں کی دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے عہد مبارک میں) نہیں دیکھا، پہلی وہ عورتیں جو کپڑے و پوشاک پہن کر بھی ننگی ہوں گی، یعنی ایسے باریک کپڑے پہنیں گی یا ایسا تنگ لباس پہنیں گی جس سے ان کے بدن کا انگ انگ لوگوں پر ظاہر ہوگا، بدن کی رنگت جھلکے گی اور جسم کی ساخت اور بناوٹ نظر آئے گی جس سے سر راہ چلنے والوں کو اپنی طرف راغب کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی اور ان کے بال بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گی، ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی‘‘۔

مندرجہ بالا مفہوم کی روشنی میں ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا حالات ایسی غلط روی اور سرکشی کا پتہ نہیں دے رہے ہیں؟ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اسے فیشن کہہ کر گلے کا ہار بنایا جا رہا ہے۔ افسوس.........صد افسوس.........................!!!

میری عزیز بہنو اور بچیو! اپنے تقدس کا خیال کرو اور سن لو فتنہ وہی نہیں ہے جو عورت کے دل سے یا اس کے طور طریقے سے پیدا ہو بلکہ اس سے بدتر فتنہ وہ ہے جو فساق و فجار اور ناخدا ترس لوگوں کی کج روی سے اٹھتا ہے، لہٰذا اپنے آپ کو بازار کی ملکۂ حسن بنانے کے بجائے اپنے کو گھر کی ملکہ بنانے کی فکر کرو۔ بے حجابی اور بے پردگی سے گھر سے باہر ہرگز قدم نہ رکھو اور نئے فیشن کی تمام وباؤں سے اپنے کو بچانے کی کوشش کرو۔ پروردگار عالم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم سب کو شریعت مطہرہ کے تمام اصولوں کو اپنا کر اپنی زندگی سنوارنے کی توفیق بخشے اور ہر ایک برائی سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

حافظ محمد اکبر حسین رضوی عفی عنہ

تقریظ مبارک

از۔حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی

(سر براہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی)

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

زن نیک رو نیک خو پارسا
کند مرد درویش را پادشاہ

قوم وملت کی اصلاح وخیر خواہی کے لئے غور وفکر کرنا، اپنے علم وشعور کو پند ونصیحت کے طریقہ پر بروئے کار لانا، اہل علم کا طرز زندگی رہا ہے۔ایسی پاکیزہ فکر خدائے پاک رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خاص کر علمائے کرام کی جماعت کو عطا فرماتا ہے۔اسی سے قوم مسلم میں دینی و ایمانی حوصلہ و بیداری پیدا ہوتی ہے۔ہم سے پہلے کے حالات سے یہی ظاہر ہے کہ جب تک قوم مسلم اپنے دینی رہنماؤں کی ہدایات ومشورے پر عمل کرتی رہی، بامراد اور باعزّت رہی ہے، مگر موجودہ حالات میں اہل یورپ ومغربی اقوام نے میڈیا وغیرہ ذرائع کو استعمال کر کے حالات کو اس قدر پراگندہ ومکدر کر دیا ہے کہ بے حیائی وغیرہ برائیاں عام بلا کی طرح پھیل رہی ہیں۔دین سے بیزاری کے ناپاک پودے جڑیں پکڑ رہے ہیں اور ہر طرف بدبو پھیلا رہے ہیں، مگر دینی وملی دردِ جن پاکیزہ دلوں اور ذہنوں میں موجزن ہے وہ باوجود قلیل اسباب کے اس کے سدّ باب کے لئے سعی نیک کرتے رہتے ہیں۔چوں کہ یہ کار خیر خلوص پر مبنی ہوتا ہے اس لئے خدائے پاک عزوجل اس میں بڑی کامیابی بھی عطا فرماتا ہے۔

عزیز گرامی مولوی غلام مصطفٰے قادری سلمہ المولیٰ من کل بلاء نیک فطرت فاضل ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ابتداء ہی سے ان کی خصلت و عادت میں شامل رہا ہے۔ چند ماہ پہلے ایک کتاب بنام ''نیک بیبیوں کی کہانی'' تالیف کی تھی، جو خوب پسند کی گئی اسی سے کڑی ملاتے ہوئے نئی کاوش ''عورت اور آزادی'' کے نام سے اس کتاب کو بڑی محنت سے لکھ کر قوم کی ماں بہنوں کو دے رہے ہیں۔

جس میں بے پردگی کے نقصانات، فیشن پرستی کی خرابیاں، ٹی وی کی تباہ کاریاں، شوہر کی نافرمانی پر وعیدیں، مرد کی اطاعت وفرماں برداری پر دینی و دنیوی فوائد و برکات اور پردہ کی عظمت واہمیت وغیرہ عنوانات پر خاص طور سے عزیز موصوف نے اپنی طیب وطاہر نگارشات پیش کی ہیں اور ہر موضوع کو دلائل قرآن واحادیث شریفہ واقوال ائمہ کرام وفقہائے عظام علیہم الرحمۃ سے مزین کیا ہے۔ اہل دانش کی آراء بھی بطور عبرت ونصیحت چند لکھی ہیں۔ جملہ عنوانات بڑے ٹھوس حوالوں سے مستند کر کے خواتین اسلام کے لئے ایک حسین ترین گلدستہ بطور تحفہ ونصیحت نامہ کے پیش کیا ہے اور ان کی سیرت کو اسلامی سیرت بنانے اور طرز صالحات کو اپنانے کی بھرپور لگن کی دعوت پوری کتاب میں نظر آتی ہے۔ اوّل تا آخر میں نے مطالعہ کیا ہے اور خواتین اسلام کے لئے اسے بہت مفید سمجھتا ہوں اور اپنی ماں بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ عزیز کی دونوں کتابوں کو بار بار پڑھیں اور خوب خوب فائدہ حاصل کر کے اپنی زندگی کو مثالی پاکیزہ اور اسلامی وایمانی زندگی بنالیں اور سیدہ فاطمۃ الزھراء، سیدّہ بی بی عائشہ صدیقہ اور سیدہ بی بی خدیجۃ الکبری وغیرھا رضی اللہ عنھن کے اخلاق واطوار اور عادات کا نمونہ بنیں۔ تاکہ ان کے کردار و گفتار سے صالحات اسلام کی یادیں تازہ ہو جائیں۔ بداخلاق اور بدطوار بنانے والی ٹی وی سے ضرور ضرور پرہیز کریں۔ فلمی

گانوں کی آوازوں سے اپنے کانوں کی حفاظت کریں، نہ ایسی پھوہڑ کتابیں پڑھیں نہ اخبار بینی کریں۔ جو بے راہ روی کی طرف لے جانے والی ہوں۔ بلکہ جنتی زیور، سنی بہشتی زیوراور یہ کتاب پڑھیں، مائک پر جو مسائل و احکام بتائے جائیں ان پر عمل کریں، یہی نجات کا راستہ ہے، اسی سے جنت کا راستہ ملتا ہے، یہ چندروزہ فانی بے اعتبار دنیا ہے، اس پر ہرگز فخر وغرور نہ کریں۔

میرے عزیز سعید نے جو سعئ نیک کی ہے مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ مزید کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاه سيدالمر سلين صلى الله عليه و اله و صحبه و بارك وسلم اجمعين۔

ولی محمد رضوی

خادم سنی تبلیغی جماعت باسنی

۹ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

پیشِ گفت

الحمد لولیہٖ والصلاۃ والسلام علیٰ نبیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارك وسلم۔

جوں جوں زمانہ ترقی کررہا ہے، انسان دنیوی مال ومتاع کی محبت میں گرفتار ہوتا جارہا ہے اور یہ محبت اسے تنزل اور پستی کی طرف دھکیل رہی ہے، آج اکثر وبیشتر مرد اور عورتیں اسی تگ ودو میں ہیں کہ چاہے کسی بھی طریقے سے ہو، مال ودولت اکٹھا کی جائے اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کی جائے، مغربی اور یورپین کلچر اور تہذیب نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی ایسی راہ دکھا دی ہے جس پر چل کر عورت زیادہ سے زیادہ پیسے اکٹھا کر سکے اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوتی ہے۔

مگر اس راہ غیر مناسب پر چلتے وقت عورت کئی ناجائز اور خلاف شرع کاموں کا بھی ارتکاب کر لیتی ہے۔ جو اس کی عزت وآبرو پر بدنما داغ لگا دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں اسے پوری آزادی اور چھوٹ مل جاتی ہے، مرد وعورت کا اختلاط، بے پردگی، سنیما بینی، جنسی تعلقات جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں اور اس کے ساتھ مغربی فیشنی چیزیں بھی اسے اپنے جسم اور بدن پر استعمال کرنی پڑتی ہیں۔

یقیناً اسلام ایک مکمل نظام زندگی اور دستور حیات ہے اور یہ ہر جگہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس مذہب مہذب نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی محنت ومزدوری کر کے جائز کمائی حاصل کرنے کے ذرائع عطا کئے ہیں۔ مگر اسلام چاہتا ہے کہ ایک عورت (جو پوری کی پوری عورت ہے) اپنی عزت وتحفظ کے ساتھ ہر جائز کام اختیار کرے، یہی وجہ ہے کہ میدان کارزار میں مردوں کی

طرح عورتیں بھی دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتی رہیں۔مجاہدین اسلام کی مدد کرتی رہیں اور انکی مرہم پٹی میں ہاتھ بٹاتی رہیں۔مگر پردے کی پابندی اور اپنی ناموس وعظمت کی قدر کا پاس ولحاظ کرتی رہیں۔

آج عورت اپنے حقیقی دائرۂ عمل سے ہٹ کر اور مردوں کے شانہ بشانہ بالکل معمولی اور حقیر کاموں کو کرنے میں اپنی ترقی کی معراج سمجھتی ہے۔وہ کام تو مردوں کے کرنا چاہتی ہے مگر اس کی طبعی صلاحیتیں اور نسوانیت کے مظاہرے اس کے لئے رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں ،جس نے خطرناک مسائل کو جنم دیا ہے۔جسکا مشاہدہ آئے دن ہم کرتے ہیں۔

اس لئے ہر ماں بہن پر لازم ہے کہ وہ شریعت کی حد میں رہ کر نیک اور جائز افعال و اعمال کو اختیار کرے۔اس طریقے پر چل کر اگر وہ پابند شرع ہوگئی تو پھر اس کے لئے وہ بشارتیں ہیں جو خالق کائنات نے ارشاد فرمائیں۔

فرمان ربّانی ہے۔’’

من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہٗ حیوٰۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملونo (النّحل)

ترجمہ: اور جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اور وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے کئے ہوئے کا اجر دیں گے۔

زیر نظر کتاب ’’عورت اور آزادی‘‘ میں معاشرے میں پائی جانے والی چندان برائیوں کی مذمّت اور نقصانات کی نشاندھی کی گئی ہے ،جو عورتوں میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور وہ

انہیں اپنی تجارت اور کمائی کے راستے میں بھی اختیار کر رہی ہیں۔

امید ہے کہ ہماری ماں بہنیں ان برائیوں اور خرابیوں کے سدّ باب کے لئے کوشش کریں گی اور خود بھی ان سے درس عبرت حاصل کر کے دوسری ماں بہنوں کو گناہوں سے بچنے کی تاکید کریں گی.............

خاکپائے علماء وصلحاء

غلام مصطفیٰ قادری رضوی

ابن محمد سردار منڈل باسنی

اسلامی ماں بہنیں اپنے ایمان وعقیدے میں تازگی پیدا کرنے کے لئے مصنف کی کتاب نیک بیبیوں کی کہانی کا مطالعہ کریں

(مولانا صابر حسین صاحب رضوی باسنوی)

آئندہ صفحات میں مسلم معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں کے بارے میں سلمہ اور فاطمہ نامی دو اسلامی بہنوں کی قرآن واحادیث کی روشنی میں سنجیدہ گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔احکام قرآنی اور فرامین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے ہی ایک عورت پاکیزہ نظام معاشرت کے تحت زندگی گزار سکتی ہے۔ورنہ مغربی طرز کو اپنا کر اسے ذلت ورسوائی اور دنیوی اور اخروی نقصان کے سوا کچھ نہیں ملیگا........

عورتوں کو اسوۂ خیر النساء
دین و دنیا میں عطا کر خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلمہ:

بہن آج سے چند ماہ پہلے میں آپکی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور آپکی زبان فیض ترجمان سے میں نے مقدس اور نیک بیبیوں کی بے مثال زندگی سنی تھی جنکو سننے کے بعد میں نے اپنی طاقت بھر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کو اپنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ لیکن آج میں پھر آپ کو زحمت دے رہی ہوں یعنی ہمارے اس معاشرے میں عورتوں کی بے راہ روی اور غلط طریقوں کے بارے میں چند سوالات کرنا چاہتی ہوں نیز جن گناہوں کی آج ہماری ماں بہنیں شکار ہورہی ہیں، ان کے بارے میں جو وعیدیں آئی ہیں انہیں سننا چاہتی ہوں۔تو سب سے پہلے آپ مجھے بتائیے کہ اسلام میں ایک عورت کے لئے شرم وحیا اور پردے کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔کیوں کہ آج ہماری ماں بہنیں سڑکوں اور بازاروں میں اتنی بے حیائی اور بے شرمی سے پھرتی ہیں کہ الامان والحفیظ۔اس لئے ذرا قرآن واحادیث کی روشنی میں اس کی اہمیت بیان کیجئے نا؟

فاطمہ:

بہن سب سے پہلے آپ یہ جان لیں کہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے اس صنف نازک یعنی عورت کے کیا حالات تھے اور اسکی کیا حیثیت تھی۔لوسنو! اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عورت انتہائی پریشاں اور زبوں حال تھی۔تمام تہذیبوں میں اسکو عیاشی کا سامان سمجھا جاتا تھا،صرف ملکِ عرب میں عورت کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا،اگر اس کو سن لو تو کلیجہ منھ کو آئے گا۔جب کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی تو باپ ناراض ہوتا اور اپنی لڑکی کو اپنے ہاتھ سے زمین میں زندہ گاڑ دیتا تھا اور اس میں اسے کچھ اور شرم محسوس نہیں ہوتی

تھی۔ چھٹی صدی عیسوی میں انگلینڈ کے اندر عورت کی کیا پوزیشن (Position) تھی؟ یونان میں اس عورت کے ساتھ کیا ظلم ڈھایا جاتا تھا، روم میں کیا حالت تھی؟ ایران میں اسے کیا حیثیت دی جاتی تھی؟ پوری تاریخ اس کی گواہ ہے کہ عورت کا معاشرے اور سوسائٹی میں کوئی لائق مقام نہیں تھا۔ ۵۷۶ء میں یونان کے علماء کا خیال تھا کہ سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے لیکن عورت کی برائی کا علاج ممکن نہیں۔ عورت ہماری راحتوں اور آرام کو مٹاتی ہے اور ہماری روح کو بے چین کرتی ہے۔

طامس ہارڈنگ کہتا ہے کہ "عورت ایک خطرناک اژدہے کی طرح ہے۔ جس کا مقابلہ آسان نہیں۔ عورت ایک شیطانی جادو ہے، اس کے شر سے بچنا دشوار ہے"۔

(عورت کیا ہے صفہ ۶۔۷)

الغرض پوری دنیا میں عورت کے ساتھ نازیبا سلوک کیا جاتا تھا، مگر رب قدیر کے فضل و کرم سے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلاۃ والسلام نے تشریف لاکر اس صنف نازک اور کمزور عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دیا اور اس کے مقام کو معاشرے کے اندر اس طرح بلند کر دیا کہ ہر طرف سے یہ آوازیں آنے لگیں :-

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا

☆

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دُروں

اسلام کی آمد کے بعد عورت کو صرف مرد کی ہی راحت کا سبب نہیں قرار دیا بلکہ اس کی عزت و عصمت کی بھی حفاظت کا ذریعہ پردے کی صورت میں بتایا گیا۔ اسے صرف آزاد اور آوارہ ہی نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے اور اس کے مختلف رشتوں اور ناتوں کی پہچان کرا کے بھی اسے گھر کی زینت بنا دیا اور باہر آزادی کی زندگی پر پابندی لگا دی اور یہ پابندی اس کی عظمت اور ترقی کا سبب بن گئی، اس کو زندہ جلا دینے سے بچا لیا۔ مردوں کی طرح اس کے حقوق بھی مقرر فرمائے اس کے قدموں کے نیچے جنت جیسی عظیم نعمت کو بتایا، اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ ''جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اسے اس طرح بھی بلند مرتبہ بتایا کہ ''اے لوگو! اگر تم نفس کی پاکی چاہتے ہو تو عورت سے شادی کرو۔ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ دلہن جب گھر میں آئے تو اسکے پاؤں دھو کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دو تا کہ برکتیں چلی آئیں، اسلام نے اشارہ دیا کہ عورت تمہارے لئے زینت ہے اور تم اس کے لئے زینت ہو، اسلام نے بتایا کہ اپنے نکاح کے لئے بہترین عورت کا انتخاب کرو۔ اور فرمایا۔ ایمان کے بعد بڑی نعمت عورت ہے۔ اور یہ بھی تاکید کی کہ عورت کو غلام کی طرح مت مارو۔۔۔ نیز بتایا کہ اگر کسی عورت سے شوہر تکلیف اٹھاتا ہے، تو وہ اس کے بدلے میں جنت میں جائے گا۔۔ بہن سلمہ! اسلام کے آنے کے بعد عورت کی عظمت و شوکت کتنی بڑھی اس کا اندازہ لگانا بہت دشوار ہے۔ فالحمد لله علیٰ ذالك۔

سلمہ :

بہن آج یورپ اور مغرب کے ترقی یافتہ انسان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رکھ کر اس پر ظلم کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے؟

فاطمہ:

بہن! آج مغرب کے لوگ عورت کی آزادی اور اسے بازاروں میں گھومنے کی جو بات کرتے ہیں، اس میں ان کی خطرناک سازش شامل ہے۔ اسلام نے اسے پردے میں اور گھر میں رکھ کر عزت دی ہے، اگر یہ عورت گھر سے باہر نکل جاتی اور اسے مکمل آزادی اور چھوٹ دے دی جاتی تو پتہ نہیں مسلم معاشرے اور سماج کا کیا حال ہو جاتا۔ یہی کیا کم ہے کہ آج فیشن ایبل عورتوں کو دیکھ کر اور فلم سنیما کو دیکھ کر کئی جگہوں پر عورتیں تباہی و بربادی کی طرف قدم بڑھا چکی ہیں۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ ادھر ادھر پھر رہی ہیں۔ نہ غیرت ایمانی کا انہیں پاس ہے اور نہ خاندان و معاشرے اور اسلام کے پاکیزہ جاہ وجلال کی فکر، یہاں تک کہ خاندان والوں کے رشتے اور ان سے شرم وحیا کا خیال بھی مٹ رہا ہے۔

اگر اسے بالکل کھلی چھوڑ دی جاتی، تو اس کے خطرناک نتائج سامنے آتے برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں اس بے پردگی اور پوری آزادی کا اثر یہ ہوا کہ وہاں تقریباً ۷۰ فیصد لڑکیاں شادی سے پہلے ہی جنسی تعلقات قائم کر لیتی ہیں اور ۳۳ فیصد لڑکیاں شادی کے بغیر ہی ماں بن جاتی ہیں۔

سلمہ! اگر عورت کو مکمل آزادی دے دی گئی ہوتی تو پھر اس طرح کے واقعات پیش آتے اور اسلام کی عظمت پر حرف آتا جیسا کہ ”ایک صاحب کسی دکان میں داخل ہوئے تو وہاں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چھوٹے چھوٹے بال بالکل لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے تھے۔ ان صاحب نے اپنے پاس کھڑے ہوئے ایک شخص سے پوچھا، کیوں جناب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟

اس نے جواب دیا ------- یہ لڑکی ہے اور میری بیٹی ہے۔

ان صاحب نے کہا۔معاف فرمایئے گا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ اس کے باپ ہیں۔اس نے جواب دیا: میں اس کا باپ نہیں، بلکہ ماں ہوں'' (عورتوں کی حکایات ص۲۵۶۔۲۵۷)

شعر:

الاماں حاضر تہذیب الاماں

لڑکیاں لڑکے ہیں لڑکے لڑکیاں

بہرحال آیئے بہن اب میں اسلام کے شعار اور عورتوں کی زینت یعنی ''پردہ'' کے متعلق چند قرآنی اور نبوی تعلیمات پیش کرتی ہوں۔اگر ہماری بہنیں بھی ان پر عمل کر کے پردے کی پابندی کرلیں،تو معاشرے کے اندر عظیم نکھار پیدا ہوسکتا ہے۔اوران کی عزت وعظمت میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس فرامین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سنیئے ! قرآن کریم کا پیغام کس قدر پر کیف ہے، جو عورت کی عظمت و بلندی میں چار چاند لگا رہا ہے۔

و قل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر و لیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن۔ (قرآن مجید سورہ نور آیت ۳۰۔۳۱)

(میرے حبیب)اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ضیاء الملت پیر کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''اب مومن عورتوں کو ان آداب واحکام کی پابندی کا حکم فرمایا جارہا ہے جس سے وہ اپنی ناموس (عزت) اورآبرو کی حفاظت کرسکتی ہیں۔ (ضیاءالقرآن ج۳،ص۳۱۴)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرحن تبرج الجاهلية الاولی ''اوراپنے گھروں میں ٹھہری رہواور بے پردہ نہ پھروجیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''

تفسیر ''اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے،اس زمانے میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زیب وزینت کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد دیکھیں اورلباس اس طرح پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاءاچھی طرح نہ ڈھکتے تھے،، (خزائن العرفان)

اب احادیث کریمہ سنیئے اوراندازہ لگایئے کہ پردے کے بارے میں کتنی تاکیدیں آئی ہیں ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''عورت عورت ہےیعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہےتو اسے شیطان جھانک کر دیکھتاہے۔ (ترمذی شریف)

بہن یقیناً عورت کے لئے پردہ اسلام کا ایک قیمتی شعار ہے۔اور یہ حقیقت ہے کہ انسان جب کسی چیز کوحسین اورخوبصورت دیکھتا ہے،تو اسے پسند کر لیتا ہے، پھراس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ اسکی فطرت ہےتو بھلا جب وہ کسی حسین وجمیل عورت کودیکھے گا،تو ضروراسکے نفسانی خیالات اورجنسی خواہشات ابھریں گی اوراس طرح وہ دھیرے دھیرے گناہِ عظیم کے

قریب ہوتا جائے گا۔اسی لئے تو پہلے ہی قرآن نے نظر بازی پر پابندی عائد کردی کہ جب نظر ہی نہ پڑے گی تو پھر گناہ کا خیال بھی نہیں آئے گا۔ مرد کی طرح عورت کو بھی غیر محرم کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی اجازت نہیں۔

دیکھو ترمذی شریف کی حدیث ہے۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا پردہ کرلو۔کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھیں گے۔حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھوگی؟''

پتہ چلا کہ پردے کی پابندی کے لئے صرف غیر محرم سے اپنے کو پوشیدہ رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ غیر محرم مرد کی طرف خود نظر کرنے سے بھی عورت بچے۔۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ عورت کے لئے کونسی چیز بہتر ہے؟ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسی وقت سیدہ فاطمہ زاہرہ کے پاس آیا اور آکر پوچھا :

ای شیء خیر للنساء قالت لا یرین الرجال ولا یرونهن فذکرت للنبی صلی الله علیه وسلم فقال فاطمة بضعة منی ''ترجمہ: یعنی عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔فرماتے ہیں میں نے سیدہ کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا

کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔''

سبحان اللہ !یعنی پتہ چلا کہ مرد اور عورت دونوں کو اجنبی مرد اور عورت سے اپنی نظر کی حفاظت کرنا لازم ہے اور یہی صحیح معنی میں نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے کا عمدہ طریقہ ہے۔

بہن یہی نہیں بلکہ پردے کی اہمیت اور بے پردگی کی مذّمت میں کئی ایک احادیث کریمہ وارد ہوئی ہیں۔ دیکھو! اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانا قیامت کی اس تاریکی کے مثل ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہوگی'' (ترمذی شریف باب کراہیۃ خروج النساء)

یعنی بن سنور کر نکلنا اور غیر محرم کے قریب سے گزرنا، نیز خوشبو استعمال کر کے غیر محرموں کو دعوت نظارہ دینا بھی بہت بری بات ہے اور بے پردگی میں شامل ہے۔

سلمہ! یہ قرآن و احادیث کی روشنی میں پردے کی اہمیت کا بیان تھا اب آئیے میں آپ کو آج کے ترقی یافتہ دور کے دانشوروں اور سائنسدانوں کے تجربات بتاؤں جس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتی ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردے کی جو تاکید فرمائی ہے اس میں اس کا کتنا دنیوی اور اخروی فائدہ ہے۔۔۔ ڈاکٹر سیٹفن کلارک لکھتے ہیں کہ :

''مرد اور عورتوں کا اختلاط، کزن کا گھر میں بلا روک ٹوک آنا جانا عام رشتہ داروں کا گھر میں بغیر اجازت کے قیام اور چائے پینا یہ تمام میری نگاہ میں نقصان دہ ہیں اور اس کا اثر نسلوں تک جاتا ہے میں نے اس اختلاط (میل ملاپ) سے عورتوں کو دوسرے مردوں کی طرف مائل دیکھا میں

نے اس اختلاط سے طلاق کی کثرت دیکھی، زنا اور فحاشی کو بڑھتے دیکھا، گھر اجڑتے ہوئے دیکھے، خودکشی دیکھی اور عورتوں اور مردوں کو جیل جاتے دیکھا اس کی وجہ گھروں میں بلا روک ٹوک آنا جاتا ہے اور بس'' (ویکلی سن) اگر اسلام کی شہزادیاں ان تمام باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے پردے کی پابندی کرنے لگ جائیں تو پھر ان کو دائمی سکون میسر آ سکتا ہے اور وہ آرام اور راحت کی زندگی گزارنے پر فخر کریں گی۔۔

سلمہ:

اچھا بہن یہ بتائیے کہ باریک دوپٹہ اوڑھنے سے کیا شرعی پردہ ہو جائے گا اور اس طرح اگر عورت کے بال اور چہرہ وغیرہ نظر آئے تو کچھ حرج تو نہیں ہے؟

فاطمہ:

سلمہ! یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ عورت جب بالغہ ہو جائے، تو غیر مرد کیلئے اس کے کسی بھی حصۂ بدن کی طرف نظر اٹھانا جائز نہیں لیکن اگر مغربی اور یورپی تہذیب کے فریب کا شکار ہونے والی عورت خود ایسی چیزیں اختیار کرے کہ جس سے غیر مرد اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر دوڑائے تو اس میں عورت کا قصور اور زیادہ ہے.....رہا یہ کہ ایسا دوپٹہ یا برقعہ وغیرہ پہننا کہاں تک درست ہے؟ تو سنو.....! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھوں گا ایک تو وہ جن کے پاس گایوں کی دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرے وہ عورتیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں (یعنی بہت باریک اور پتلے کپڑے پہنتی ہوں) اور لوگوں کے

دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں اور مردوں کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں ان کے سر جھکے ہوئے بختی اونٹ کے کوہان کے مثل ہیں، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی اور جنت کی بو اتنی اتنی دور سے آتی ہے یعنی بہت دور سے آتی ہے۔ (مسلم شریف ج ۲، ص ۲۰۵)

امام مالک علقمہ بن ابی علقمہ رضی المولیٰ عنہ سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی المولیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں، تو حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دے دیا (مؤطا امام مالک رضی اللہ عنہ) تو اس واقعہ سے یہ ہی پتہ چلتا ہے کہ باریک دوپٹہ پردے کے کام نہیں آسکتا اور ستر پوشی نہیں کرسکتا۔ نیز عورتوں کے باریک لباس سے جہاں شرم وحیا ختم ہوجاتی ہے وہیں اس کے کچھ اور نقصانات بھی واقع ہوتے ہیں۔

اور اس واقعہ سے یہ بات بھی بخوبی معلوم ہوئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو دوپٹہ پھاڑا، وہ اس حدیث پاک پر مکمل عمل تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جب تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے، تو چاہیئے کہ اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اس برائی کو دل میں برا جانے۔

(مسلم شریف)

ایک مرتبہ آپ (بی بی عائشہ) رضی اللہ عنہا کا کسی کے ہاں جانا ہوا صاحب خانہ کی دو نوجوان لڑکیاں بغیر چادر باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ

دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے''۔

اس سے پتہ چلا کہ باریک دوپٹہ وغیرہ ویسے بھی عورت کے لئے جائز نہیں اور نماز کی حالت میں تو بدرجۂ اولیٰ ناجائز رہے گا اور نماز نہ ہونے کا سبب ہوگا جیسا کہ فقہ کی کتب میں ہے کہ اتنا باریک اوڑھنا اوڑھ کر نماز پڑھی جس سے بالوں کی سیاہی نظر آئے اس کے ساتھ نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (عامہ کتب فقہ ملفوظات شریف ج ۱ ص ۲۵)

اور سنو! ''ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مصر کی بنی ہوئی ململ آئی، آپ نے اس میں سے کچھ حصہ پھاڑ کر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا اس میں سے ایک حصہ پھاڑ کر تم اپنا کرتہ بنالو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دوپٹہ بنانے کے لئے دے دو۔ مگر ان سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے اور کپڑا لگالیں تاکہ جسم کی ساخت اندر سے نہ جھلکے۔'' (ابوداؤد شریف)

سلمہ:

آج کل فیشن کو اختیار کرنے والی ہماری ماں بہنیں مردوں کی طرح تنگ لباس اور فیشنی کپڑے پہنتی ہیں۔ ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

فاطمہ:

اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی وہ لڑکیاں اور عورتیں جنہوں نے ایسے غیر شرعی اور لعنت برسانے والے زرق برق لباس پہننا شروع کر دیئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو بغور پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں۔

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔“

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے“ اسی لئے تو سرکار نے فرمایا۔ ”عورتوں کی خانہ نشینی پر انہیں کم کپڑے دے کر مدد چاہو کہ جب کسی کے پاس زیادہ کپڑے ہوں تو وہ سنگھار کر کے باہر نکلنے کو چاہے گی۔“

جو عورتیں ایسا لباس پہنتی ہیں۔ جن سے بدن کی ساخت بالکل صاف نظر آتی ہے۔ ان کا پہننا گناہ تو ہے ہی ساتھ ہی ساتھ دنیوی نقصان بھی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر لیڈ بیٹر (Dr.Led Beater) جو بہت بڑا محقق ہے وہ لکھتا ہے کہ ”جس لباس سے نسوانی جسم کی ساخت نظر آئے اس جسم سے میں نے غلیظ اور نسوانی لہروں کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس بحوالہ تصورات اسلام)

اور اب تو آئے دن کوئی نہ کوئی نیا کپڑا نکلتا رہتا ہے جو پوری طرح بے شرمی کا نمونہ پیش کرتا ہے خاص کر عورتوں کو آزادی کے راستے پر لانے کے لئے اہل مغرب نے جو فیشنی کپڑے تیار کئے ہیں۔ غیروں کے دیکھا دیکھی مسلمان عورتیں بھی بے حیائی کے ساتھ انہیں پہنتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جس سے مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کی اس خواہش اور منصوبے کی تکمیل ہو رہی ہے۔ جس کو لیکر وہ میدان میں آئے ہیں۔ مینگو ڈولی (Mango Dolly) رس ملائی وغیرہ اس طرح

کے نام کے کپڑے جو ایک مرد بھی پہنے تو اس کا بدن ظاہر ہوتا ہے، بھلا عورت کس طرح پہننا گوارا کرے گی۔ ایسی بے شرم اور بے حیا عورتوں کو اپنی عصمت و عزّت کی حفاظت کرنی چاہیۓ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ اسکی عزّت و عظمت کے ساتھ دنیا والے کھلواڑ کرنے لگ جائیں گے اور وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔

بہن! دراصل آج ہمارے معاشرے اور سوسائٹی میں جو طرح طرح کی برائیاں جنم لے رہی ہیں، ان کو فروغ دینے میں جہاں مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں نے دوسرے طریقے اپنا لئے ہیں، وہیں T.V. کا بھی بڑا حصہ رہا ہے۔ اس ناسور نے جہاں مسلمان مردوں کو بے راہ روی کا شکار کیا ہے، وہیں مسلمان عورتوں کی زندگی کو بھی بے حیائی، عیاشی، فحاشی اور گندے خیالات میں ملوث اور مبتلا کر دیا ہے۔ آج کے ٹیلی ویژن کے بارے میں یہ عام بات ہے کہ اب کوئی شریف انسان اپنے گھر والوں کے ساتھ ٹی وی دیکھنے کے لئے نہیں بیٹھتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ نہ جانے کب کوئی گندہ اور فحش منظر آ جائے، جس میں بے پردگی خوب ظاہر ہو اور وہ اس کی شرم و حیا کے لئے چیلینج بن جائے، کیونکہ عریانیت اور برہنہ تصویروں نے ہی آج مسلم عورتوں کو ایسے راستے کی طرف دھکیلا ہے۔ جہاں شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور ان فحش اور بلیو (Blue) فلموں نے بجائے تعلیم و تربیت کے ان ناظرین کو تباہی اور ہلاکت یعنی ایڈز جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔

سلمہ:

اچھا بہن فاطمہ! یہ بتایئے نا کہ آج کل ہماری بہنیں جو مردوں جیسا فیشنی لباس پہنتی ہیں اور اس کو پردے کا نام دیتی ہیں کیا برقعہ یہی ہوتا ہے؟

فاطمہ:

یہ بات تو میں پہلے ہی بتا چکی ہوں، بہن! کہ عورتوں کو مردوں کی طرح رہنے سہنے کا شوق اسی ٹی وی نے دلایا ہے چاہے وہ کپڑوں کا معاملہ ہو یا چلنے پھرنے کا۔ جب تک اس لعنت والی چیز سے دوری اختیار نہیں کرے گی، تب تک وہ فیشن کے قریب جاتی رہے گی اور تباہی و بربادی اس کا استقبال کرے گی۔ آپ یہ بات کرتی ہیں کہ ہماری ماں بہنیں برقعہ کے نام پر فیشنی کپڑے پہنتی ہیں۔ ارے انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ پردہ اور برقعہ کا مطلب ہی یہی ہے کہ عورت مکمل طور سے اپنی ستر پوشی کرلے۔ اگر اس کا کوئی عضو جو ستر پوشی میں داخل ہے وہ نظر آ جائے، تو پھر سمجھ لو ابھی اس نے پردہ نہیں کیا بلکہ عورت کو اس طرح نامکمل پردہ کرنا بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں اس لئے کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے اور عورت سراپا عورت ہے۔

کرو لفظ عورت پہ اگر غور تم
تو معلوم کر لوگے فی الفور تم

☆

کہ عورت ہے شرم و حیا کا مقام
نمائش ہو اس کی برا ہے یہ کام

☆

ہے عورت کا مستور رہنا ہی ٹھیک

ہے عورت کو مستور کہنا ہی ٹھیک

☆

اگر عزت نفس ملحوظ ہے

تو وہ اپنے گھر میں ہی محفوظ ہے

☆

اور ۔۔جو عورت ہے بے شرم اور بے حجاب

ہے قسمت میں اس کی یقیناً عذاب

بہن آپ سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ آج ہمارے یہاں غیروں کی دیکھا دیکھی کئی لڑکیاں اورعورتیں ایسے برقعے پہنتی ہیں، جو بنام برقعہ ہے۔ حقیقت میں وہ فیشن کے طور پر استعمال کرتی ہیں کیا اگر وہ اسے پردے کے طور پر پہنتی ہیں،تو ان کی آنکھیں اور چہرے اور بال کھلے رہتے ہیں کیا انہیں معلوم نہیں؟ کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج جو عذابات خواتین کے متعلق دیکھے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ سرکار نے فرمایا ’’میں نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اوراس کا دماغ کھول رہا ہے۔‘‘ (یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنے بال غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی)

یہ بھی واضح رہے کہ فتنہ وفساد پھیلانے اور زنا وغیرہ گناہ کی دعوت دینے میں دوسرے اعضاء بدن کی بنسبت آنکھ کا زیادہ حصہ رہتا ہے اور یہی فتنہ کی جڑ ہوتی ہے۔ چنانچہ سرکار فرماتے ہیں۔

''العینان تزنیان و زناھما النظر۔''

آنکھیں زنا کرتی ہیں اوران کا زنا کرنا ''نظر کرنا'' ہے۔

اوراب تو ایسے فیشن ایبل برقعے مارکیٹ میں فروخت ہو رہے ہیں۔ جو کئی ایک رنگوں سے مزین اور خوب سجاوٹ شدہ ہوتے ہیں۔ ہماری ماں بہنیں ان فرامین مقدسہ اور ارشادات عالیہ پر غور کر کے شرم و حیا کی پوری پابندی کرنے کی کوشش کریں۔انشاء اللہ انہیں راحت اور کامیابی کی زندگی میسر آئے گی۔

سلمہ:

بہن جب آپ نے شریعت کا یہ حکم بتا دیا کہ عورت کو بے پردہ باہر نکلنا لباس و کپڑے فیشنی پہننا، لوگوں کو دعوت گناہ دینا، آنکھوں سے بے پردگی ظاہر کرنا، یہ سب ناجائز ہیں۔تو پھر ان عورتوں کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے، جو بڑی سج دھج کے ساتھ اولیائے کرام کے مزارات پر جاتی ہیں اور پردہ کا خیال نہیں رکھتیں؟

فاطمہ:

بہن سلمہ! مزارات پر عورتوں کا جانا یہ کیسا ہے؟ اس کے بارے میں جاننے سے پہلے یہ سن لو کہ آج لڑکیوں کا بے پردہ باہر نکلنا اور بڑی بے باکی کے ساتھ بازاروں میں گھومنا۔ ان کاموں میں کچھ ان کی غلطی ہے، مگر ان سے زیادہ ان کے والدین اور شوہروں کا بھی قصور ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں انہیں کیوں آگاہ نہیں کیا؟ کیا انہیں معلوم نہیں؟ کہ رب کریم کا ارشاد گرامی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء

ترجمہ۔مرد عورتوں پر حاکم (افسر) ہیں۔ (قرآن مجید)

کیا انہوں نے یہ فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنا؟

اذا خرجت المرأة من بيتها و زوجها كارة لعنها كل ملك فی السماء وكل شئی مرت عليه غير الجن والانس حتی ترجع۔

ترجمہ: یعنی جب عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف اپنے گھر سے نکلتی ہے،تو آسمان کا ہر فرشتہ اور جن وانس کے سوا ہر وہ چیز جس پر سے وہ گزرتی ہے،اس پر لعنت بھیجتی ہے، جب تک واپس نہ آجائے'' (کشف الغمہ فضائل اہلبیت ص ۲۳۵)

یہی نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا گیا۔۔۔لا يحل لا مرأة تومن بالله واليوم الآخر ان تسافرمسيرة يوم و ليلة و فی رواية ان تسافر ثلثة ايام الا و معها زوجها اوذو رحم محرم منها ۔۔''حلال نہیں کسی عورت کے لئے کہ جواللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے ، جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

(ترمذی شریف باب ماجاء فی کراھیۃ ان تسافر المرأۃ)

اس حدیث پاک کے تحت محدث بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ''اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے یا

حج سے واپسی تک کے لئے (کسی سے) نکاح کرے۔ اگرچہ ستّر (۷۰) اسی (۸۰) سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ محرم یا شوہر کے بغیر جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں اور اگر اندیشہ ہو کہ واپسی کے بعد طلاق نہ دے گا تو یوں نکاح کیا جائے کہ عورت کہے ''میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا، اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لے جائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پر پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے ''میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لے جاؤں (آخر تک پوری بات کہے) یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گناہ میں لکھا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۴، ص ۶۸۴)

رہی بات مزار پر جانے کی تو اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مختلف اقوال زرین کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''حدیث میں ہے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر (قبروں اور مزاروں) پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جائز ناجائز نہیں پوچھتے یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے کسی قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے، اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے، سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے، میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔''

(جمل النور، ص ۲۴)

بہن سلمہ! یہ سب دراصل گھر والوں کی عدم توجہی اور کاہلی کی وجہ سے ہوتا ہے کیا شوہر کو یا والدین کو معلوم نہیں؟ کہ آج کا پرفتن دور ہماری بیویوں کی عصمت و عزت کے لئے خطرناک ہے۔

کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں؟ کہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو آزاد چھوڑنے کے نتائج انہیں ذلت و رسوائی کا شکار بنا دیں گے اور پھر وہ معاشرے اور قوم میں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے۔اس کے نتیجے دیکھنے ہوں تو ان سرپرستوں اور حاکموں کو یہ واقعہ خوب یاد رکھنا چاہئے۔

''لندن کے ایک سینما ہال میں مینجر نے اعلان کیا کہ ایک لیڈی (عورت) اپنے کسی دوست کے ہمراہ کھیل دیکھنے کو آئی ہے۔اس کے شوہر کو شکایت ہے لھذا پانچ منٹ کے لئے بتیاں گل کی جاتی ہیں۔تا کہ وہ لیڈی (عورت) خاموشی کے ساتھ گھر چلی جائے۔

یہ کہہ کر مینجر نے بتیاں گل کر دیں اور پانچ منٹ کے بعد واپس بتیاں روشن کر دیں،تو دیکھا کہ سارا ہال لیڈیوں سے خالی ہو چکا تھا۔''

نیک عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتی لیکن ماڈرن ماحول ہمیں یورپ کے نقش قدم پر چلنے کا درس دیتا ہے۔ان لیڈیوں کے نقش قدم پر جو اپنے شوہروں کی مرضی کے خلاف اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ سینما ہال میں پہنچ جاتی ہیں۔سینما کے مینجر نے صرف ایک لیڈی کے لئے لائٹیں بند کی تھیں۔مگر پتہ بعد میں چلا کہ ہال میں جتنی بھی لیڈیاں تھیں سبھی اپنے شوہروں کو چھوڑ کر اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ سینما پہنچی ہوئی تھیں،ان مغربی لیڈیز کے نقش قدم پر چلنے والی ہماری ملک کی ماڈرن عورتیں بھی اسی راہ پر چل نکلی ہیں۔ع

ہو گئی ہے خیر سے لڑکی ٹرینڈ
ساتھ اپنے لے کے پھرتی ہے فرینڈ

(عورتوں کی حکایات ص ۳۵۳،۳۵۴)

سلمہ:

تو بہن! پھران عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے، جو اپنے کسی کام کے پورا ہونے کے لئے اولیائے کرام کے مزارات پر چادر وغیرہ چڑھانے کی نذر مانتی ہیں۔ کیا انہیں وہاں جانا ضروری ہے؟

فاطمہ:

حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نذر کے بیان میں فرماتے ہیں کہ مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی، تو یہ شرعی منت نہیں۔ مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شریعت اسکے ساتھ نہ ملائے''

(بہار شریعت حصہ ۹: ص۳۴)

اور ظاہر ہے کہ عورتیں چادر وغیرہ لے کر مزارات پر جائیں گی، تو فتنہ کا اندیشہ ہوگا۔ اس لئے وہ ماں بہنیں ان چادر وغیرہ چیزوں کو کسی مرد کے ساتھ بھجوا دیں۔ انشاء اللہ ان کا مقصد اور مراد پوری ہو جائے گی کہ یہاں تو عقیدت ومحبت قلبی کا معاملہ ہے۔

سلمہ:

خدائے پاک آپ کو جزائے خیر سے نوازے، بہن آپ نے مجھے پردہ اور بے پردگی کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں۔ اب ذرا یہ بتائیے کہ پردہ شریعت میں کن کن سے کرنا ضروری

ہے اور کن کن لوگوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے؟

فاطمہ:

اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھو کہ ہر غیر مرد خواہ اجنبی ہو یا رشتہ دار جس سے عورت کا نکاح ہوسکتا ہے، ان سے پردہ کرنا لازم اور ضروری ہے اور جو عورت کے محرم ہوں یعنی جس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے عورت کا نکاح کرنا جائز نہیں ہوسکتا، ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔

اب محرم اور غیر محرم کون کون ہیں ان کی تفصیلات سماعت فرمائیں۔

عورت کے محرم: باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجہ، بھانجہ، پوتا، نواسہ۔

عورت کے غیر محرم: چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، جیٹھ، دیور وغیرہ۔

اور آج کل ہمارے یہاں عورتیں دیور سے پردہ تو دور کی بات، ان سے ہنسی مذاق کرنا فخر سمجھتی ہیں، حالانکہ جس طرح دوسرے غیر محارم سے پردہ ضروری ہے اسی طرح دیور سے عورت کے لئے اپنے کو چھپانا لازم ہے..... بلکہ دیور کے بارے میں تو اور زیادہ تاکید آئی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایاکم والدّخول علیٰ النساء ،فقال من الانصار یارسول الله افرأیت الحمو؟ قال الحمو الموت۔

''عورتوں کے پاس جانے سے پردہ کرو، ایک صحابی انصاری بولے، یارسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ دیور تو موت ہے۔‘‘

(صحیح مسلم شریف باب تحریم الخلوة جنبیة، ج۲ ص۲۱۶)

یعنی آدمی جس طرح موت سے دور بھاگتا ہے، اسی طرح دیور سے دور رہنا عورت کے لئے ضروری ہے۔ اس حدیث پاک کو ہماری وہ ماں بہنیں بغور پڑھکر اپنا محاسبہ کریں جو بلا جھجک دیوروں سے ہاتھ ملاتی رہتی ہیں اور ان سے ہنسی مذاق اور کھیل کود سے بھی دریغ نہیں کرتیں... ورنہ اس کا انجام بھی فتنہ سے خالی نہیں ہوگا۔۔

عورت اس کو کہتے ہیں جو ستر و حجاب میں رہتی ہو
رہنے دیا ہے عورت کو کب عورت اس عریانی نے

سلمہ:

اب ذرا ان عورتوں کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمائیے نا، جو بڑی بے باکی کے ساتھ ایسی زینت اور سنگار کرتی ہیں۔ جو میرے خیال سے شریعت میں جائز نہیں ہوگا؟

فاطمہ:

بہن سلمہ! پروردگار نے ہمیں جو مذہب عطا فرمایا اور اس کے دامن میں جگہ عطا فرمائی، اس پر اس کا زندگی بھر جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اسلئے کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات بے مثال ہیں۔ جو دوسرے کسی بھی مذہب اور دھرم میں نہیں مل سکتیں۔ اسلامی معاشرہ ہی وہ معاشرہ ہے جس میں احکام قرآنی نافذ ہیں اسلام نے جو قانون اور قاعدے ہمارے لئے متعین

فرمائے ہیں، ان پر عمل پیرا ہونا ہمارے لئے سرخروئی کا باعث ہے۔ ہمارے لئے کیا جائز اور کیا ناجائز ہے؟ یہ تمام تفصیلات ہمیں بتادی ہیں۔۔۔۔اسلام نے ہر جگہ ہمارے لئے پابندیاں اور سختیاں ہی نہیں جاری کی ہیں بلکہ سہولتوں اور آسائشوں کی ایک لمبی قطار بھی ہمارے لئے جاری کی ہے.....

اب دیکھئے عورت کے لئے ایک اچھی اور عمدہ زندگی گزارنے کے جو آداب اور طریقے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے، وہیں عورتوں کے لئے زیب وزینت کا جائز طریقہ اور ادب بھی سکھایا... بلکہ بعض صورتوں میں زینت و آرائش نہ کرنے پر انہیں تاکید بھی کی گئی کہ عورت اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرے... محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں عورتوں کو بے پردہ نکل کر اپنی زینت و آرائش کو غیر محرم لوگوں پر ظاہر کرنے سے روکا اور شدید تہدید فرمائی......وہیں اس کو اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کا تاکیدی حکم بھی بتایا۔۔

جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کر لیجئے، فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل لے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔ (ابوداؤد شریف)

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہا۔ حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ اس نے کہا عورت کا، فرمایا اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی" (ابوداؤد شریف)

یہی نہیں بلکہ فتاویٰ عالمگیری میں میاں بیوی کے حقوق کے بیان میں یہاں تک ہے کہ شوہر بناؤ سنگھار کے لئے کہتا ہے، یہ نہیں کرتی۔ گھر میں میلی کچیلی رہتی ہے یا وہ اپنے پاس بلاتا ہے اور وہ نہیں آتی۔ اس صورت میں شوہر بیوی کو مارنے کا بھی حق رکھتا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا چاہیے کہ انکی منگنیاں آئیں بلکہ عورت کا قدرت رکھنے کے باوجود بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ یہ مردوں سے تشبہ ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ،عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے... (فتاویٰ رضویہ شریف جلد دہم)

مگر بہن! زینت وزیبائش کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عورت ناجائز طریقے سے بناؤ سنگھار کرے اور حرام وحلال کا امتیاز نہ کرے۔ نیز فیشن کے اندر ہی ملوث ہو جائے آج اسلامی افکار و نظریات سے دور رکھنے کے لئے اہل یورپ نے عورتوں کو بھی نت نئی فیشن کی ڈگر پر لا کھڑا کیا ہے اور اس کا سبب بھی وہی ٹی وی (.T.V) وی سی آر (.V.C.R) اور وی سی ڈی (.V.C.D) اور فلمی کمپیوٹرس ہیں...

اب ہمارے ملک میں عورتیں بھی طرح طرح کے فیشنی کام کر رہی ہیں اور یہ مغربی تہذیب کا سیلاب بڑھتا ہی جا رہا ہے...... بالوں کو فیشنی رکھنا، پپی کٹ رکھنا، انکی فلمی ہیروئن کی طرح کٹنگ کروانا، لپ اسٹک لگانا، نیل پالش ناخنوں پر ملنا، اس طرح کے بے شمار افعال آج نوجوان لڑکیاں اختیار کر رہی ہیں۔ ذرا انہیں ان کے بارے میں جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کرنا چاہیے اور اپنے کو تباہی کے راستے سے ہٹانا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے، اور گودنے والی اور گودوانے والی پر'' (بخاری شریف)

آج کل عورتیں بال کٹواتی ہیں، ان کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہئے، اگر شوہر بال کٹوانے کا حکم دے تو اس سلسلے میں بھی یہی حکم ہے کہ نا جائز ہے۔ کیونکہ فرمایا گیا ہے لا طاعة لاحد فی معصیة اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت (کہنا ماننا) جائز نہیں۔

میک اپ، ناخن پالش اور لپ اسٹک سے عورتوں کو کتنا نقصان پہنچتا ہے؟ اس سلسلے میں ایک مغربی مفکر اور ماہر حفظان صحت کیا کہتا ہے؟ اس کو غور سے سنیئے۔

''میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گزری ہے۔ اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دور نہیں جا رہے...... فیشن اور رواج کی دنیا نے ہمیں صرف دھوکا دیا ہے۔ میک اپ حسن نسواں (عورتوں کی خوبصورتی) کے لئے تھا لیکن جتنا نقصان اس نے عورتوں کے حسن کو پہونچایا ہے شاید ہی کسی چیز نے دیا ہو۔ جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے، بارود نے تباہ کاریوں کی انتہا کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا نقصان کم ہے جتنا میک اپ سے ہوا ہے۔''

اور بہن! ناخن پالش کے نقصانات تو بہت ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کی موجودگی میں وضو اور غسل بھی صحیح نہیں ہوتے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وضو اور غسل میں ایک بال کے برابر بھی اگر کوئی جگہ چھوٹ جائے تو اس کی وجہ سے وضو اور غسل صحیح نہیں ہونگے اگر جنابت کا غسل ہو تو پھر مردیا

عورت ناپاک کے ناپاک رہیں گے کیونکہ ناخن پالش کی وجہ سے ناخنوں تک پانی کی رسائی نہیں ہوسکتی بلکہ پانی اسی پالش پر سے گزر جاتا ہے.......۔

اس کو مہندی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مہندی جرم دار نہیں ہوتی اور ناخن پالش میں جرم (دلدار) ہے۔ناخن پالش کے نقصانات کے بارے میں ذرا ایک دانشور کے یہ الفاظ بھی پڑھیئے۔

''ہومیو پیتھک کے ماہرین کے مطابق رنگ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان جس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے اس کا اثر اس کی زندگی پر غالب ہوتا ہے۔ چونکہ اکثر ناخن پالش سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ رنگ اشتعال، غصہ اور بلڈ پریشر (Blood pressure) ہائی کرتا ہے۔اس لئے وہ مرد یا عورتیں جو اس مرض میں پہلے سے مبتلا ہوں، انکے امراض میں فوری اضافہ ہوتا ہے اور صحت مند آدمی بھی آہستہ آہستہ ان امراض (بیماریوں) کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔''

(سنت نبوی اور جدید سائنس ج ا،ص ۳۲۵)

مغربی اور یورپی کلچر اور تہذیب کی چکا چوند نے مسلم عورتوں کو ایک بڑے خطرناک موڑ پر لا کھڑا کر دیا ہے اور ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی یہ کمزور عورت روز بروز اس کے فریبوں کا شکار ہوتی جارہی ہے اسے یہ معلوم نہیں کہ اس فیشن اور عریانیت نے اس کی عصمت و ناموس کو برسر بازار نیلام کر دیا ہے اور اب وہ اپنے جسم کی غیروں کے آگے نمائش کرنے میں فخر محسوس کر رہی ہے۔

کپڑوں میں بھی عریاں بدن

اسکن کلر کے پیرہن!

☆

ہیں عورتوں کے زیب تن

باپ اور بھائی سب مگن

☆

ان میں حمیت و غیرت اب کہاں؟

تہذیبِ حاضر الاماں!

یہ دیکھو لپ اسٹک (Lip stick) کے دنیوی نقصانات کیا ہیں ماہرین کے مطابق لپ اسٹک ہونٹوں کو قدرتی حسن سے محروم کرتی ہے۔ بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بے شمار وائرس جنم لیتے ہیں۔ جو نہ صرف ہونٹوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ علاج نہ کرنے سے سرطان کا مرض بھی لگتا ہے...... ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کو کھانے پینے اور آلودگی سے بچانا چاہیئے ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات ہیں۔ لھٰذا عورتوں کے لئے لپ اسٹک مضر (نقصان دہ) ہی ہے۔ (بیوٹی رپورٹ، سنت نبوی اور جدید سائنس، ص ۳۷۰)

سلمہ:

بہن! زینت کے اندر خوشبو اور زیورات بھی شامل ہیں۔ تو پھر اس سلسلے میں شریعت کا حکم عورتوں کے لئے کیا ہے؟

فاطمہ:

سلمہ! ایسا ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے جائز اور روا رکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے مفید ہے اور جس سے منع فرمایا ہے اس میں یقیناً ہمارا نقصان و خسارہ اور گھاٹہ ہے۔ شریعت میں عورتوں کے لئے خوشبو اور زیورات کی اجازت دی گئی ہے، مگر اس میں کچھ لوازمات اور قوانین ہیں۔ ان حدود و قوانین کے اندر ہی وہ یہ چیزیں اختیار کر سکتی ہیں۔

جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بو نہ ہو...''

یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہے اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہئے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہو جائیں اور عورتیں ہلکی خوشبو استعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے نیز خوشبو سے بلا وجہ لوگوں کی نگاہیں اٹھیں گی۔ (بہار شریعت جلد ۱۶)

ہماری بہت سی ماں بہنیں ایسی ایسی خوشبوئیں استعمال کر کے بازاروں اور سڑکوں سے گزرتی ہیں کہ عیاش مردان کو نظر بد سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عورت خود لوگوں کو اپنی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔ رب قدیر ہماری ماں بہنوں کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ وہ اپنی عزت و آبرو کی قدر و منزلت پہچانیں۔

رہا زیورات کے بارے میں آپ کا سوال؟ تو بہن سنو! اس سلسلے میں عورتوں کو سونے اور چاندی کے زیورات کی اجازت دی گئی ہے اور مردوں کو صرف چاندی اور وہ بھی فقط ایک نگینہ کی

جو ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو۔جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔''

رہا سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھات کے زیورات، تو اس بارے میں مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں حکم ہے۔یعنی دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰی رضویہ میں مستند کتب فقہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ..........فتاویٰ شامیہ میں جوہرہ سے ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لئے لوہے، پیتل، تانبے، اور سیسے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور اس میں غایۃ البیان سے منقول ہے کہ ''سونے، اور پیتل کی انگوٹھی حرام ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۰ص ۱۵)

ہاں اگر لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا (عورت کے لئے سونے کا) خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل دکھائی نہ دے تو اس انگوٹھی کی ممانعت نہیں۔یعنی پہن سکتے ہیں۔ (فتاوٰی فیض الرسول جلد ۲)

اور کانچ کی چوڑیاں پہننے میں حرج نہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ (کانچ کی چوڑیاں) جائز ہیں لعدم المنع الشرعی (یعنی کسی شرعی رکاوٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے) بلکہ شوہر کے لئے سنگار کی نیت سے مستحب۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

ہاں کسی بھی قسم کی چوڑیاں عورتیں منہار (یعنی چوڑیاں بیچنے اور بنانے والے) کو بلا کر پردہ سے ہاتھ نکال کر پہنتی ہوں۔ناجائز بلکہ حرام، حرام، حرام ہے۔ہاتھ دکھانا، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا، سب حرام ہیں بلکہ جو مرد اسے اپنی عورتوں کے ساتھ روا اور جائز رکھے وہ دیوّث (یعنی بے غیرت) ہے۔

اسی طرح بہت سی عورتیں اپنے لباس (کپڑے) سلوانے کے لئے ان درزیوں کے پاس جاتی ہیں جو مرد ہوتے ہیں مگر لیڈیز ٹیلر ہوتے ہیں اور پھر ان سے کپڑے کا ناپ دلواتی ہیں اور وہ بے حیا ان بے شرم عورتوں کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ جو کبھی کبھی بہت بڑے فتنے کا سبب بن جاتا ہے اگر انہیں اپنے کپڑے بنوانے ہی ہیں، تو یا تو کسی عورت کے پاس جا کر ناپ بنوائے، اور اگر کوئی عورت ٹیلر نہ ملے، تو اپنے پرانے کپڑے درزی کے پاس بھجوادیں تا کہ اس کے برابر اور اس کے مطابق وہ کپڑے سِل دے۔

سلمہ:

بہن! آجکل ہمارے معاشرے میں بہت سی عورتیں جادوٹونا، جنتر منتر اور جھاڑ پھونک کرتی پھرتی ہیں اور شوہر کو ماں سے باپ سے اور دیگر ساس کے گھر والوں سے جدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ذرا تفصیل سے بیان کیجئے تا کہ ایسی عورتیں ان احکام سے کچھ درس عبرت حاصل کر سکیں۔

فاطمہ:

اس بیماری اور برائی کے بارے میں انشاءاللہ تفصیل سے بتاؤں گی مگر پہلے جادوٹونے کی مذمّت پر قرآن و احادیث سے چند فرمودات خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنو!

یہ حقیقت ہے کہ جادوٹونا اور جھاڑ پھونک زمانۂ جاہلیت سے عرب وغیرہ میں رائج تھے اور وہ ایک دوسرے کے نقصان پہنچانے کی غرض سے اس طرح کے غلط کام کیا کرتے تھے اور شرک پر مشتمل الفاظ استعمال کر کے ان کے ذریعے اپنے برے مقاصد کو پورا کرتے اسلام نے ایسے جادو

اور شرکیہ منتر سے قطعی طور سے ممانعت فرمادی بلکہ اس کی سخت مذمت کی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) رشتہ توڑنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا.....

معلوم ہوا کہ جادوگر کی ہی مذمت، برائی اور حرمت نہیں بیان کی گئی بلکہ جادوگر کی تصدیق کرنے والے کو بھی تاکید کی گئی......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص جوتشی یا جادوگر یا کاہن کے پاس سوالات کرے اور اس کی باتوں کو سچ مانے، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ ہدایات سے کفر کیا''۔

اور بہن یہ بیماری اور برائی مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں ہی زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں اس کو عورتوں کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیا۔

وَ مِن شَرّ النّفّٰثٰت فيِ العُقد ۔

یعنی ان کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں) جو پھونکے مارتی ہیں گرہوں میں۔

(سورۂ فلق آیت ۴)

لہٰذا ہمیں ان ارشادات کو پڑھ کر جادو جیسی خطرناک برائی سے اپنے آپ کو دور رکھنا چاہیئے، رہا جنتر منتر اور جھاڑ پھونک؟ تو اس سلسلے میں بھی ہمیں شریعت نے واضح طور پر بتا دیا کہ ایسا جھاڑ پھونک جس میں شرکیہ الفاظ اور دیگر ناجائز افعال اور باتیں ہوں ان سے بچنا ضروری

ہے۔مگر ایسے جھاڑ پھونک جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ میں سے کوئی اسم مبارک ،کوئی آیت قرآنی یا سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلا ہوا کوئی جملہ یا جس نقش میں یا دم میں شرکیہ بات نہ ہو اس کا کرنا جائز ہے۔حضور خود بھی اپنے آپ کو دم فرمایا کرتے اور صحابۂ کرام پر بھی دم کرتے اور حسنین کریمین (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) کو حضور دم فرمایا کرتے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد۵،ص۷۲۶)

جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم زمانۂ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔اب اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ حضور نے فرمایا جو پڑھ کر تم دم کیا کرتے تھے، وہ مجھے سناؤ جھاڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

بہن! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر چیز اسی وقت نفع پہنچاتی ہے جب اذن الٰہی ہو، حکم ربی ہو اس کے علاوہ کوئی چیز بھی اثر نہیں کرتی اگر جڑی بوٹیاں ، گولیاں ،شربت ، معجونیں اور ٹیکے اذنِ الٰہی سے صحت وعافیت کا سبب بن جاتے ہیں تو اللہ کے اسمائے حسنیٰ آیات قرآنی اور فرمودات رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اذن الٰہی سے کیوں مؤثر (اثر کرنے والے) نہیں ہو سکتے؟

(تفسیر ضیاء القرآن جلد۵،ص۷۲۷)

اور میرے آقا نے تو اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔ (مسلم شریف)

مگر بہن یاد رکھنا جس طرح غلط اور شرکیہ جھاڑ پھونک اور تعویذ ڈورے کرنا ناجائز ہے۔

اسی طرح عورت کے لئے یہ بھی ناجائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنی ساس خسر اور اپنی ساس کے دیگر گھر والوں سے بالکل دور کر دینے والے تعویذ وغیرہ کرائے۔ کیا اسے معلوم نہیں؟ کہ شوہر جس طرح اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے گا۔ اسی طرح اسے اپنے والدین بہن بھائی وغیرہ کے بھی تو حقوق ادا کرنے ہیں۔ اب اگر عورت اس طرح کے تعویذ گنڈے کروا کے شوہر کو اس کے رشتہ داروں سے کاٹ دے تو پھر وہ حقوق العباد کی ادائیگی نہیں کر پائے گا، تو ضرور عورت ان حقوق کی پامالی کے گناہ میں شامل ہوگی۔

لھذا ہماری ماں بہنوں کو اس طرح کے گندے خیالات اپنے دل و دماغ سے نکال دینے چاہئے کہ شوہر صرف ہمارا ہی مطیع و فرماں بردار رہے اور کسی کی کچھ بات نہ سنے یا نہ مانے۔ بلکہ عورت کو بھی چاہئے کہ اگر شوہر حقوق العباد سے ناواقف ہے تو اسے اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کے دوسرے رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں بھی آگاہ کرے۔ تا کہ اسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر (بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) کی فضیلتیں حاصل ہوں اور اس کا خانۂ معیشت عمدہ طریقہ سے آباد ہو جائے۔ واللہ ھو الموفق و المعین۔

سلمہ:

اچھا بہن یہ بتائیے کہ آج کل بہت سی عورتیں باباؤں کے پاس جاتی ہیں اور ان کی مکاریوں کو دیکھ کر ان سے طرح طرح کی باتیں دریافت کرتی ہیں وہ حاضرات بٹھاتے ہیں اور یہ عورتیں جو کچھ پوچھتی ہیں، وہ ان کے بارے میں کچھ بتاتے ہیں۔ کیا انہیں غیب کا علم ہوتا ہے؟ کیا ان کے اندر کوئی بزرگ مثلاً غوث اعظم، خواجہ غریب نواز، میراں داتار، مخدوم سمناں رضی اللہ عنہم اجمعین آتے ہیں؟

فاطمہ:

یہ سب غلط اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ بھلا جن بزرگوں نے زندگی بھر پردے وغیرہ کا حکم دیا ہو۔ غیر شرعی باتوں سے خود بھی بچے ہوں اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کی ہو۔ وہ اب بعد وصال بے پردہ عورتوں کے جسم میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں؟ یہ سب جنّات کی کہانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ جنکو پروردگار عالم جل جلالہٗ نے آگ سے پیدا فرمایا جیسا کہ پاک پروردگار عالم جل وعلا نے قرآن شریف کے اندر فرمایا ہے۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار و خلق الجان من مارج من نار۔ ترجمہ:۔انسان کو ٹھیکری کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا (سورہ رحمٰن آیت،۱۴۔۱۵)

تفسیر مظہری میں ہے ''جن اجسام ہیں م ان میں ارواح ہوتی ہیں۔ جس طرح حیوان، یہ انسان کی طرح عقلمند ہوتے ہیں۔ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اسی لئے انہیں جن کہا جاتا ہے ان کی تخلیق (پیدائش) آگ سے کی گئی ہے۔ آدم کی مٹی سے (علیہ الصلاۃ والسلام) ان میں نر بھی ہیں اور مادہ بھی۔ ان کی اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن فرشتے نر مادہ نہیں ہوتے۔

آیات قرآنی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جنات کی پیدائش انسان سے بہت پہلے ہوئی تھی۔ شیطان جنّوں کا ہی ایک فرد تھا جو آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت موجود تھا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے باعث راندۂ درگاہ بن گیا تھا۔ (ضیاء القرآن، ج:۵،ص۳۸۴)

ہاں بہن! وہ لوگ جو بابا بنے ہوتے ہیں، ان کے پاس جنات آتے ہیں۔ جو اس آدمی کی آواز میں بات چیت کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اختیار دیا گیا ہے کہ جو چاہے شکل بن جائیں اور

کبھی وہ حضرات بزرگ اور پیر صاحب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو کوئی ایک ورد و وظیفہ کے مشورے بھی دیتے ہیں۔

جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ جمع کرنے میں لطف آتا ہے اسی طرح بعض جنّات کو بھی مجمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں تفسیر فتح العزیز میں ہے ''بعض جنّات اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے اپنی تعظیم وتکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر وفریب سے لوگوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔

بعض مقامات پر بزرگ کی حاضری کا دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ حاضرات میں براہ راست جن ہی کلام کرتا ہے لوگ ان سے سوالات پوچھتے ہیں اور جنّات جوابات دیتے ہیں۔

(جنات کی حکایات ص:۱۷)

اب بہن ! ذرا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (جو اہلسنت کو منہیات ومنکرات سے بچانے میں زندگی بھر کوشش کرتے رہے اور صحیح راستے پر چلنے کی دعوت دیتے رہے) وہ حاضرات کے متعلق کیا فرماتے ہیں سنیئے'' حاضرات کر کے مؤکلّان جن سے پوچھتے ہیں کہ فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔۔۔'' مزید فرماتے ہیں۔'' تو اب جنّ غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے'' (فتاوٰی افریقہ)

اور یہ بات آپ جانتی ہیں کہ علم غیب ذاتی صرف اللہ عزّ وجل کو ہے اور اسکی عطا سے علم غیب عطائی اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو حاصل ہوتا ہے

پھران کے توسط سے اولیائے کرام اور صالحین عظام کو حاصل ہوتا ہے۔

اس لئے بہن یہ بات یاد رکھنا کہ اس عقیدے کے ساتھ بابا کے پاس جانا کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں اور ہمیں ہمارا مسئلہ حل کر کے دیں گے، یہ غلط ہے اور آج کل تو ان باباؤں اور ڈھونگی عاملوں نے معاشرے اور ماحول میں نا اتفاقی اور پھوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے ایک دوسرے کو لڑانا بھڑانا کسی کو کسی کا دشمن بنا دینا یہ سب اپنی جیب بھرنے کے لئے کر رہے ہیں مثلاً اگر کسی عورت کو کچھ نقصان یا آسیب وغیرہ کی شکایت ہوگئی تو فوراً بابا کے پاس جاتی ہے اور پھر اپنا کیس اس کے سامنے رکھتی ہے (اب یہاں پردہ وغیرہ کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ پھر اسکے بعد بابا صاحب آنکھ وغیرہ بند کرتے ہیں اور دیگر فریب کاریاں کرتے ہیں۔ بعد میں وہ اس طرح جواب دیتے ہیں کہ ہاں آپ پر جادو یا آسیب کا اثر ہے اور یہ جادو اور آسیب کرنے والا وہ آدمی ہے یا عورت ہے جس کے نام کا پہلا حرف م ہے۔ اب وہ مریض پریشان ہو جاتا ہے اور گھر میں یا رشتہ دار میں جو بھی م سے شروع ہونے والا نام والا ہے، اس کے بارے میں شک وشبہ کرنے لگ جاتا ہے بھلے ہی وہ بیچارہ زندگی بھر اس کا مشفق ومہربان رہا ہو، اب وہ اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ اللہ رحم فرمائے ہمارے حال پر۔ کیا اس مریضہ کو یہ نہیں سوجھی کہ ہوسکتا ہے کہ میں کسی وقت ناپاکی کی حالت میں گھر سے باہر نکلی ہوں گی اور شاید کسی گندی جگہ جہاں شیاطین اکٹھا ہو جاتے ہیں وہاں سے گزر رہوا ہو تو ان کا اثر مجھ پر ہو گیا ہوگا یا میں نے غسل وغیرہ پوری طرح نہ کیا ہوگا جس سے نجاست کا اثر باقی رہ گیا ہوگا اور میں کسی ناپاک جگہ پر چلی گئی ہوں گی۔ اگر یہ سوچ کر وہ اپنا محاسبہ کرتی پھر مناسب طریقے کے مطابق کوئی علاج کرواتی تو یہ نوبت نہ آتی۔ کیونکہ نیل پالش اور ناخن پالش وغیرہ سے غسل صحیح ہوتا ہی نہیں اور جنابت کا اثر باقی رہتا ہے لیکن کیا کریں۔ ع

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس لئے ہماری ماں بہنوں کو چاہیئے کہ اگر خدانخواستہ ایسا معاملہ پیش آجائے تو اس کی پہلے کوئی اپنی خامی وغیرہ کے مطابق تحقیق کرنی چاہئے۔ پھر اگر ڈاکٹری علاج ہے تو ٹھیک۔ ورنہ کسی نیک اور باعمل عالم ربّانی اور عامل شریعت وطریقت پیر صاحب سے کوئی تعویذ یا ورد وغیرہ حاصل کرنا چاہئے انشاءاللہ اس کے نتائج بہت عمدہ نظر آئیں گے۔

سلمہ:

بہن! اب ذرا ہماری ماں بہنوں کے لئے وہ حقوق شوہر بیان فرمایئے نا، جس کی ادائیگی عورت پر لازم ہے اور ذرا ان کی تفصیل بھی بیان کیجئے۔ کیونکہ آج بہت سی عورتیں ان حقوق کی ادائیگی نہ کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں؟

فاطمہ:

اسلام ہر مسلمان کو کامیابی اور کامرانی کی زندگی گزارنے کے لئے مسلمہ اصول اور قوانین پیش کرتا ہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر یقیناً کامیابی اور کامرانی حاصل ہو سکتی ہے۔ شریعت اسلامی میں ہر مسلمان کے لئے دو قسم کے حقوق کی ادائیگی لازم کی گئی ہے (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔

چنانچہ حقوق اللہ کے اندر مندرجہ ذیل حقوق داخل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (ایک ہونے) کا اقرار کرنا

(۲) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا

(۳) قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ماننا

(۴) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرنا

(۵) اسلام کو اللہ تعالیٰ کا دین برحق ماننا

(٦) اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرنا

(۷) اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنا

(۸) اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر اپنا مہربان اور مالک جاننا

(۹) اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک جاننا

(۱۰) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا۔

(حقوق العباد)

ان کے علاوہ نواہی یعنی جن چیزوں سے بچنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان سے دور رہنا بھی ضروری ہے۔

حقوق العباد میں والدین کے حقوق، شوہر کے حقوق، بیوی کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، اساتذہ کے حقوق، شاگردوں کے حقوق وغیرہ شامل ہیں۔

مگر نکاح ہونے کے بعد مرد عورت دونوں کے درمیان محبت والفت پیدا کرنے کے لئے نیز دونوں کی زندگی خوشگوار بنانے کے لئے اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے کچھ حقوق متعین فرمائے ہیں۔ جن کی ادائیگی سے یہ رشتہ بڑا مضبوط اور محبت سے پر ہوسکتا ہے اور پوری ادائیگی یقیناً اسے مستحکم اور مضبوط بنادے گی۔

آج اکثر گھروں میں مرد وعورت کے درمیان جو نااتفاقی کی شکایتیں ملتی ہیں اور مرد

عورت کے خاندان والوں میں نفرت کی فضا قائم ہوجاتی ہے یا پھر طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔اسکی ایک بہت بڑی وجہ حقوق زن وشوہر کی پامالی بھی ہے۔

مرد عورت کو پوری طرح قید کر کے اپنی زندگی اچھی بنانے کی کوشش کرتا ہے اور عورت شوہر کو اپنا غلام بنانے میں فکر مند رہتی ہے مگر دونوں کی سوچ وفکر غلط اور نا مناسب ہے کیونکہ جب دونوں طرف کے خیالات ایسے ہونگے تو پھر ازدواجی زندگی کی گاڑی چلنا بڑی مشکل ہے اور یہ لڑائی جھگڑے کے اسباب ہونگے۔اس لئے ہر عورت کو اپنے حقوق شوہر کی پوری پابندی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔انشاءاللہ اس کا نتیجہ عمدہ اور خوب تر نکلے گا۔

اب سنئے عورت پر شوہر کا پہلا حق یہ ہے کہ ہر حال میں یعنی جائز اور مباح کام میں شوہر کی فرماں بردار رہے اور اس کی رضا وخوشنودی کا لحاظ رکھے۔اس لئے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے شوہر کے حقوق کی بہت تاکید فرمائی ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے۔"اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر شوہر بیوی کو یہ حکم دے کہ فلاں پتھر پیلے پہاڑ سے کالے پہاڑ پر لے جاؤ اور پھر کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ پر لے جاؤ تو عورت کو یہ کام بھی کرنا چاہیئے....... (مشکوۃ شریف ج:۲،ص:۲۳۸)

بلکہ یہاں تک فرمایا گیا کہ شوہر کے حقوق کی ادائیگی کر کے ہی رب کے حقوق کی ادائیگی صحیح ہوگی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کر،تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔"

ان کلمات طیبات اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت وفرماں برداری کرے اور کسی وقت اس کی نافرمانی نہ کرے اگر چہ شوہر کسی بڑے کام کا حکم دے۔

اور اسی پر بس نہیں بلکہ ایک حدیث پاک میں یہاں تک شوہر کی اطاعت کی تاکید بیان کی گئی کہ ''قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں، جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو، پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔''

اب اگر عورت شوہر کو ناراض کرے اور اسکی فرماں برداری نہ کرے۔ اسے کسی طرح کی تکلیف دے، تو اس کے بارے میں بہت وعیدیں سنائی گئیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ:۔ ''جس عورت کو شوہر اپنے بستر پہ بلائے اور وہ نہ جائے یہاں تک کہ شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزار دے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔''

(بحوالہ منہاج الصالحین، حقوق العباد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کو ایذاء دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔''

(امام احمد، ترمذی شریف)

ان ارشادات گرامی سے ان ماں بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بلا وجہ اپنے شوہروں کے سامنے زبان درازی کرتی ہیں اور اپنی چرب زبانی سے انہیں تکلیفیں دیتی رہتی ہیں۔

حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سلسلے میں وہ اپنا دینوی اور اخروی کتنا نقصان کر رہی ہیں.....اور یہ زبان درازی تو کبھی کبھی صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ شوہران عورتوں کی خواہش کی تکمیل نہیں کرتے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ جائز چیزیں مانگ رہی ہیں، تو شوہر ضرور انہیں اپنی استطاعت کے مطابق لا کر دے۔مگر اب بھی ان عورتوں کو زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ہو سکتا ہے کہ شوہر کو وہ چیز لانے میں دشواری ہو یا مالی حالت خراب ہو۔اور اگر عورت غلط خواہش کرتی ہے مثلاً یہ کہ میں فیشنی کپڑے چاہتی ہوں لا کر دو یا مزارات اولیاء پر جانا چاہتی ہوں جانے دو وغیرہ تو اس سلسلے میں عورت کو شوہر تو ڈانٹ سکتا ہے۔مگر عورت کو لمبی زبان نکالنے کی ضرورت اور اجازت نہیں۔

اور بیوی کے لئے حدیث پاک میں یہ حکم دیا گیا کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کہیں نہ نکلے اور نہ نفل نماز یا روزہ رکھے.....جیسا کہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اسکی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا، تو گنہگار ہوئی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔اگر عورت نے کر لیا تو شوہر پر ثواب ہے اور عورت پر گناہ۔اور بغیر اجازت گھر سے نہ جائے۔اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا۔اگرچہ ظالم ہو''

ہاں، بہن! بیوی کو اس کا شوہر اگر نفلی عبادتوں کی اجازت دے دے تو پھر کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب حاصل ہوگا۔

سلمہ :

بہن فاطمہ! ہماری بہت سی ماں بہنیں جو نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتی ہیں اگر شوہر انھیں نماز وغیرہ کا حکم دیتا ہے تو وہ زبان لمبی کرتی ہوئی اپنے شوہر کو برا بھلا کہہ دیتی ہیں ان عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

فاطمہ :

بہن سلمہ! آج ہماری بہت سی ماں اور بہنیں جو اس طرح اپنے شوہروں کی باتوں کا چلا چلا کر جواب دیتی ہیں، ان کے بارے میں پہلے یہ حدیث پاک سماعت کرلو۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قرباں یا عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کو تشریف لے گئے راستے میں عورتوں کے ایک گروہ سے گزرتے ہوئے ان سے فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ اور خیرات کرو، کیوں کہ مجھ کو دکھلایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں۔

عورتوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا: تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو۔ شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بے وقوف نہ بنا دیتی ہو اور اس کی عقل ضائع نہ کر دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان ہے۔

آپنے فرمایا۔ کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی نہیں ہے؟ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے۔

آپ نے فرمایا۔ یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی حالت میں ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض کی یہ بھی درست ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری شریف)

تو اس حدیث پاک سے ان عورتوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بات بات پر شوہر کا پانی اتار دیتی ہیں۔ حالانکہ شوہر بیچارہ اس کی زندگی کامیاب بنانے اور اسکو کامیابی حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ایسی عورتوں کے بارے میں یوں تو کئی احادیث کریمہ میں وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں مگر اختصار اور وقت کم ہونے کی بناء پر ایک حدیث پر اکتفا کرتی ہوں۔ ہاں بہن۔ یہ بھی سُن لو! کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اسکی جائز خواہشوں کو حتی المقدور پورا کرے۔ مگر عورت اگر بے شرم اور بدچلن بے حیا اور خلاف شرع کاموں کی مرتکب ہو، تو بعض صورتوں میں شوہر بیوی کو مار بھی سکتا ہے۔ مگر مارنے سے مراد وہی ایک دو بار ہلکی مار مار سکتا ہے نہ کہ خوب جم کر پٹائی کرے۔ تو سنو! ان امور پر شوہر اپنی بیوی پر سختی کرے۔

(۱) عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعًا جائز ہے اس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے۔

(۲) غسل جنابت (ناپاکی کا غسل) نہیں کرتی۔

(۳) بغیر اجازت گھر سے چلی گئی، جس موقع پر اجازت کی ضرورت تھی۔

(۴) اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جب کہ حیض ونفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔

(۵) چھوٹے نہ سمجھ بچّہ کے مارنے پر۔

(۶) شوہر کو گالی دی گدھا وغیرہ کہا یا اسکے کپڑے پھاڑ دیئے۔

(۷) غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔

(۸) اجنبی شخص سے کلام کیا۔

(۹) شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سُنے۔

(۱۰) شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز تھی کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔

(۱۱) عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار رہے۔

(درمختار وردالمحتار۔ بہار شریعت ج۹ ص ۱۱۹)

سلمہ:

بہن فاطمہ! میں نے سنا ہے کہ کچھ الفاظ اور جملے ایسے ہیں کہ جن کے بولنے سے عورت اسلام سے نکل جاتی ہے اور اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

فاطمہ:

آج آپ نے واقعی بہت اہم سوال کیا ہے، یقیناً دنیا اور مال کی محبت نے آج مسلمانوں کو دین کی تعلیم سے اس قدر دور کر دیا ہے کہ مسلمان مرد اور عورتیں مغربی اور گندی تعلیم اور تہذیب میں زندگی گزارتے ہوئے کبھی کبھی شریعت مطہرہ کی باتوں پر ایسے ایسے جملے استعمال کر جاتے ہیں کہ جن سے کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر نہیں ہوتی۔ اسلئے چند باتیں میں آپ کو بتاتی ہوں (نقل کفر کفر نہ باشد) تا کہ تم ایسی باتیں زبان پر لانے سے بچتی رہو

اور دوسری ماں بہنوں کو بھی بچانے کی کوشش کرو۔ بہارِ شریعت حصّہ :۹ میں حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلمات کو نقل فرمایا ہے۔

(۱) بسم اللہ شریف شراب پیتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا زنا کرتے وقت پڑھنا کفر ہے۔

(۲) جو کوئی مرد اور عورت یہ کہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا مانتی تو ایسا کہنے والے کافر ہو جائیں گے۔

(۳) کسی عورت کو شوہر نے حرام کام سے منع کیا، فوٹو فلم یا بے پردگی سے روکا۔ تو اس پر بیوی نے کہا کہ دوسری عورتیں بھی تو ایسا کرتی ہیں آگ لگی کیا شریعت صرف میرے لئے ہی رہ گئی ہے یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے تو ایسا کہنے سے کافر ہو جائیگی۔

(۴) یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دیتا تب بھی نہ کرتی تو کافر ہو جائے گی۔

(۵) کسی مرد یا عورت کو نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا کہ نماز پڑھتی تو ہوں مگر اس کا نتیجہ نہیں یا کہا بہت پڑھی کیا فائدہ ہوا؟ یا کہا نماز پڑھ کر کیا کریں؟ کس کے لئے پڑھوں؟ ماں باپ تو مر گئے۔ یا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا۔ یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ غرض اس قسم کے کلمات کہنا جن سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو۔ یا نماز کی تحقیر (ہلکا جاننا) ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

(۶) اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصّہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کے لئے ملا تھا یا دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا نہیں تھا یا خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اللہ نے بہت برا کیا کہ میرے

اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔اس قسم کی بولیاں بول دینے سے مرد اور عورت کافر ہو جاتے ہیں۔اسلئے بہن! ہمیں اس طرح کی غلط اور کفری باتیں بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

سلمہ :

اچھا بہن! اب چلتے چلتے ذرا ان بہنوں کی رہنمائی فرمائیے جو کسی عذر سے یا بغیر کسی عذر کے نمازیں قضا کر چکی ہیں۔وہ قضائے عمری کس طرح ادا کریں؟

فاطمہ :

آج آپ نے بہت اہم اور ضروری بات دریافت کی ہے، میں انشاءاللہ اس کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کروں گی۔مگر پہلے یہ بھی سنتی چلیں کہ جس طرح قرآن واحادیث میں نماز کی فضیلتیں اور نماز پڑھنے والوں کے لئے ثمرات وبرکات کی بشارت سنائی گئی ہے۔اسی طرح نماز نہ پڑھنے پر طرح طرح کے عذابات اور وعیدیں سنائی گئی ہیں۔چنانچہ ہمارے سرکار پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔''جس نے قصداً نماز چھوڑی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں سرکار پیارے مصطفیٰ مدنی داتا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں'' (بخاری شریف)

آج ہماری ماں بہنیں ذرا ذرا سی بات پر نماز ترک کر دیتی ہیں یا پھر یہ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر بعد نماز ادا کر لی جائے گی پہلے یہ کام کر لیا جائے۔کبھی کبھی یہاں تک بول دیتی ہیں کہ پہلے پورے دن کا کام کر لیا جائے بعد میں ساری نمازیں ایک ساتھ پڑھ لی جائیں گی۔الغرض کئی ایک بہانے نماز نہ

پڑھنے کے سلسلے میں بناتی ہیں۔

لیکن بہن سلمہ! اگر انہوں نے نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آ کر نمازیں قضا کر دی ہیں، تو پھر وہ انکی قضا کیوں نہیں پڑھتیں؟ حالانکہ انہیں سوچنا چاہئے کہ یہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اگر نمازیں پڑھے بغیر وہ دنیا سے چلی گئیں تو ایک طرح کا بوجھ لیکر جائیں گی۔ نیز انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اگر وہ سچے دل سے توبہ کر لیں، پھر قضائے عمری ادا کر لیں، تو ان کے لئے فائدے ہی فائدے ہیں۔

ہاں! بہت سی عورتیں قضا نمازوں کو ادا کرنے سے اس لئے غفلت برتتی ہیں کہ معلوم نہیں کہ ہماری زندگی بھر میں آج تک کتنی نمازیں قضا ہوئیں، ان کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ بہت سی عورتیں نفل نمازیں پڑھ لیتی ہیں مگر قضا نہیں پڑھتیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح بھوک کی کمزوری۔ جسم پر تیل کی مالش اور ورزش سے نہیں مٹتی۔ یا خیرات کرنے سے کسی کا قرض ادا نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح نفلی عبادات سے قضا فرض ادا نہیں ہوتے۔ کہ فرائض اور واجبات کو تو ادا کرنا ہی ہے۔

اب آیئے میں آپ کو قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور آسان صورتیں بتادوں تا کہ آپ اور ہماری دوسری ماں بہنیں اس طرح جلد اپنی نمازیں ادا کر سکیں۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ آج تک آپ کی بالغ ہونے کے بعد کتنے دنوں یا مہینوں یا سالوں کی نمازیں قضا ہوئیں ہیں آج تک کی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا میزان اور جوڑ لگا لیں اور اندازے سے کچھ زیادہ ہی شمار کریں تا کہ جو زیادہ ہو جائیں وہ نوافل ہو جائیں گے مگر کم نہیں گننا چاہئے۔

میری پیاری بہن! قضا نماز صرف مکروہ اوقات (طلوع آفتاب سے ۲۰ منٹ تک، غروب آفتاب ۲۰ منٹ پہلے سے اور ضحوۂ کبریٰ زوال سے پون گھنٹہ پہلے) کے علاوہ ہر وقت ہمیشہ پڑھی جاسکتی ہیں بلکہ ہماری جو ماں بہنیں فرض نمازوں کے بعد نفل یا فرض سے پہلے جو سنت غیر مؤکدہ پڑھتی ہیں انہیں نوافل اور سنن غیر مؤکدہ کے بجائے اپنی قضا نمازیں ہی ادا کرنی چاہئے۔

اور بہن شریعت مطہرہ نے قضا نمازوں کے ادائیگی کے لئے کئی آسانیاں اور سہولتیں بھی بتائی ہیں۔ اگر ان سہولتوں کے مطابق ہماری ماں بہنیں قضائے عمری ادا کریں گی، تو میں سمجھتی ہوں کہ وہ بہت جلد قضا نمازیں ادا کرلیں گی، اب وہ سہولتیں اور رعایتیں ملاحظہ کریں۔

(۱) جب قضا نماز ادا کرنا چاہیں تو سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورتیں پڑھیں، اور چار رکعت فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف پوری سورت پڑھنے کے بجائے صرف تین بار سبحن الله کہہ کر رکوع میں چلی جائیں۔

(۲) رکوع اور سجدے میں تین بار تسبیح کے بجائے صرف ایک بار تسبیح پڑھیں۔

(۳) وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں الحمد للہ اور سورت پڑھکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت کے بجائے صرف تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہہ کر رکوع میں چلی جائے۔

(۴) آخری رکعت کے تشہد کے بعد یعنی التحیات عبدہٗ ورسوله کے بعد درود ابراہیم اور دعائے ماثورہ کے بجائے اللهم صل علیٰ محمد وآله وصحبه اجمعین پڑھکر سلام پھیر دے۔

سلمہ:

اب ذرا یہ بتائیے بہن کہ قضا نمازوں میں نیت کس طرح کریں۔

فاطمہ:

قضا نمازوں میں ہر نماز کی نیت میں ''سب سے پہلے جو قضا ہوئی'' کا لفظ بڑھائیں مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی سب سے پہلی قضا منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ کے واسطے اسی طرح ہر نماز کی نیت کریں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمان مرد اور عورتوں کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری نمازوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے نیز قضائے عمری جلد سے جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ریاکاری اور غرور سے بچائے۔ عبادتوں میں اخلاص اور للہیت کی دولت پیدا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلوٰت الله و سلامهٗ علیه وآله وصحبه وبارك وسلم اجمعین۔